یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۳ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے۔ سالانہ عـــہ

رؤسا وجاگیرداران سے " للعہ

عام خریداران سے " ۷عـــہ

" ششماہی ۔عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس

" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۹ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ (بابت مسئلہ اجماع)	۱
مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ سیتا مڑھی میں	۶
ایک سوال کا جواب	۶
فرائض اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث	۷
قادیانی مشن (نبوت کے بارے میں ہمارا مذہب)	۸
قرآن شریف کی جامع تعلیم	۹
وہابی چہ معنے؟	۱۰
بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید	۱۱
متفرقات	۱۳
انتخاب الاخبار	۱۴
اشتہارات	۱۵
اشتہارات	۱۶

مذاکرۂ علمیہ نمبر ۶

بابت مسئلہ اجماع

مورخہ ۲۳ جمادی الاول

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

یہ مذاکرہ بہت سی تحقیقات کا سرچشمہ ہے۔ خصوصاً حنفیہ اور اہلحدیث کے مابین بہت سے اختلافی مسائل کا فیصلہ کن۔ اس لئے علماء کو اس میں کافی حصہ لینا چاہئے۔ اگر کوئی صاحب اس مذاکرہ میں حصہ نہ لیگا اور بعد میں اس مسئلہ کے متعلق شکایت کریگا تو اس کی شکایت بیجا ہوگی۔ خطرہ ہے صاحب عقل اس کو یہ نہ کہیں

دو چیز تیرہ عقل ست دم فرو بستن
بوقت گفتن وگفتن بوقت خاموشی (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل حجج الکتاب والسنۃ وسائل نہتدی بہا الی المسائل وصلی اللہ وسلم علی رسولہ محمد صاحب الشوکۃ والشمائل والمبعوث باوضح البراھین واوثق الدلائل وعلی آلہ واصحابہ حملۃ النصوص الی القبائل فمنھم المولی ومنھم الخائل۔

امابعد۔ خدا تعالے کی ہستی کا اقرار اور اس کی توحید کا اعتراف عقل وفطرت سے ہو سکتا ہے بلکہ قرآن مجید میں جابجا اسی سے منکرین پر حجت پوری کی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (ذریت) (پ ۲۶)	یقین کرنے والوں کیلئے زمین میں بہت سی نشانات ہیں اور خود تمہارے اندر بھی۔ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟

لیکن خدا تعالے کی صفات کمال اور اس کی عبادت

گلزار احمدی۔ مدارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کیلئے مفید ہے قیمت اصلی ہر جلد للعہ رعایتی ہے منیجر

کا طریق ہوا سے منظور ہو قیاس سے مقرر نہیں کرسکتے اس لئے ضرور ہے کہ ان امور کی تعلیم خاص خدا وند قدوس کی طرف سے ہو۔ اسی سے رسالت کے واسطہ کی ضرورت پڑیگی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم و حکمت سے کسی فرد خاص کو منتخب کرتا ہے جس پر بذریعہ وحی اپنی رضا کے رستے کھولتا ہے اور ان کے قلوب کو نور علم و یقین سے معمور اور معرفت حق سے بھرپور کرتا ہے اور ان کو عامۂ خلائق کی رہبری کے لئے مقرر کرتا ہے۔ اُن کے علمی و عملی قوٰی میں اعتدال و رسوخ پیدا کرتا ہے۔ اور اُن کو بوقت تبلیغ غلطی سے بچائے رکھتا ہے اور اُن کو قول و فعل کی ایسی حفاظت کرتا ہے کہ کسی خطائے اجتہادی وسہو و ترک اولیٰ پر فوراً تنبیہ و ایقاظ کر دیتا ہے۔ تاکہ اُن کے اقوال و افعال، حرکات و سکنات نظر الٰہی میں مقبول ہو کر امتیوں کے لئے اسوۂ حسنہ بن سکیں۔ اسی بنا پر فرمایا:-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (احزاب پ ۲۱)

خدا کے رسول میں تمہارے اُن لوگوں کے لئے جو خدا اور پچھلے دن سے ڈریں اور خدا کو بہت بہت یاد کریں قابلِ اقتدا نیک خصلت موجود ہے۔

خدا تعالےٰ کے اس سلوک و اہتمام کا نام عصمت ہے اور یہ مخصوص ہے انبیا علیہم السلام سے۔

نہ تو اللہ تعالےٰ نے کسی غیر نبی کی بابت عصمت کا وعدہ کیا اور نہ ان کے سوائے کوئی دوسرا بشر معصوم ہے۔ پس شریعت الٰہی وہی ہے جو اُس نے اپنے رسولوں کی معرفت قائم کی۔ اور اس میں کسی غیر کی شراکت نہیں رکھی بلکہ ہر ایک پر عالم ہو یا اُمی، نیک پاک ہو یا عامی حاکم ہو یا محکوم، ان کی اتباع و اطاعت واجب کی ہے چنانچہ فرمایا:-

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (نساء پ ۵)

ہمنے ہر رسول کو اسی لئے بھیجا کہ ہمارے حکم سے اس کی اطاعت کیجائے۔

پس اگر ہم آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی غیر معصوم کی اطاعت و اتباع ارادی بہر حال[*]

تب ہی واجب ہو سکتی ہے کہ وہ خود بھی معصوم ہو اور معلوم و مسلم ہے کہ یہ امر سوائے انبیا علیہم السلام کے کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں۔

تنبیہ:۔ اس مقام پر میں اس امر کو بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب معلوم ہو چکا کہ انفراداً کسی امتی کا قول و فعل بلا شرط حجت شرعی نہیں بلکہ وہ مشروط ہے موافقت کتاب و سنت سے۔ تو اب یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ امتیوں کو یہ منصب تشریع اجتماعاً بھی نہیں مل سکتا۔ کیونکہ عصمت ایک ملکہ ہے جس کی تجزی ممکن نہیں۔ یعنی ایسا نہیں کہ اس کے اجزا ہوں تو جب ان اجزاء کو جمع کریں تو کل بنجائے بلکہ یہ ایک عطائے الٰہی ہے جو انبیاء سے مخصوص ہے۔ پس امتیوں کے قول و فعل کو اجتماعاً بھی بلا شرط ایسی قوت نہیں ہو سکتی کہ ہمیں عصمت کا بھروسا ہو جائے۔ بلکہ جس طرح ایک فرد سے غلطی و خطا ممکن ہے اسی طرح دوسرے سے بھی اور پھر تیسرے سے بھی ممکن ہے چنانچہ کشف الاسرار شرح اصول بزدوی میں منکرین حجیت اجماع کی طرف سے ایک یہ دلیل بیان کی ہے:-

ان انعقاد الاجماع علی وجه یومن معه الخطاء غیر متصور لان کل واحد منهم اعتقد ما لا یوجب العلم ویحتمل الخطاء ویستحیل ان یجوز علی کل واحد منهم الخطاء ثم یجوز الخطاء علی جماعتهم (جلد سوم ص ۹۴۳)

اجماع کا ایسی صورت پر منعقد ہونا کہ اس کے خطا ہونے سے امن میں آجائیں بے دلیل ہے کیونکہ ان (مجتہدین) میں سے ہر ایک کا اعتماد ایسی چیز پر ہے جس سے وجوباً علم یقینی حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ محتمل خطا بھی ہے۔ اور یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ ہر ایک کے خطا پر ہو سکنے کو تو تسلیم کر لیا جائے اور ساری جماعت کے خطا پر ہو سکنے کو تسلیم نہ کیا جائے۔ اور حدیث لا تجتمع امتی علی الضلالة رتبۂ صحت کو نہیں پہنچی کہ ہم اس پر اعتقادی مسائل کی بنا رکھکر اجماع آراء کو بھی محل عصمت قرار دے لیں۔

حاصل مطلب یہ کہ خدا تعالےٰ نے ہمپر امر شریعت میں آں حضرت صلعم کے بعد کسی امتی کی اتباع بلا شرط و بہر حال واجب نہیں کی ومن ادعی فعلیه البیان

علاوہ بریں بعض منکرین حجیت اجماع کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کی امت کو کفر و بدعت امور غیر شرع پر جمع نہیں کریگا۔ چنانچہ کشف الاسرار میں لکھا ہے:-

الخامس حملهم الضلال فی قوله علیه السلام لا تجتمع امتی علی الضلالة علی کفر و بدعة وقوله علی الخطاء لم یتواتر وان صح فالخطاء عام یمکن حمله علی الکفر (ص ۹۴۳ جلد سوم)

(منکرین حجیت اجماع) نے آں حضرت صلعم کے قول لا تجتمع امتی علی الضلالة میں ضلالت کو کفر اور بدعت پر محمول کیا ہے اور علی الخطاء آں حضرت صلعم سے بالتواتر ثابت نہیں اور اگر صحیح بھی ہو تو بھی خطا عام ہے جس کو کفر پر حمل کرنا جائز ہے۔

حدیث کا یہ محمل جو کشف الاسرار سے مذکور ہوا صرف اس خیال سے کہ یہ منکرین حجیت اجماع کا فہم ہے مردود نہیں ہو سکتا جب تک کہ محاورات زبان اور اطلاقات قرآن و حدیث سے اس کو باطل ثابت کیا جائے۔ کہ ہر ایک خدا و رسول کے خطاب کا مکلف ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی جواب دہی کے لئے برعایت قواعد نصوص خدا و رسول کے کلام کو سمجھنے کا حق رکھتا ہے۔ نیز نواب سید صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے جو منکرین حجیت اجماع سے ہیں اس حدیث کا مفہوم ایسا دلچسپ ذکر کیا ہے جس کے ذہن نشین ہو جانے سے اس حدیث سے حجیت اجماع کا استدلال درست نظر نہیں آتا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ علمائے سلف کا برابر ایک روش پر چلے جانا بعد کو مجتہد کے لئے اجتہاد و اختلاف کا دروازہ بند نہیں کر دیتا۔ بلکہ اس پچھلے مجتہد کا اختلاف کرنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ امت کا اجماع ایک بات پر نہیں ہوا۔ اور ہم بہت سے مسائل میں دیکھتے

[*] بلا شرط واجب گردانیں۔ اور اسے اوپر لازم کرلیں تو ہم دو عظیم امروں کے مرتکب ہونگے۔ اول منصب تشریع و رسالت الٰہی میں کسی امتی کا حصہ گردانا دوم۔ اس امتی کے لئے عصمت کا ماننا۔ کیونکہ کسی کے قول و فعل کی اطاعت و اتباع ارادی بلا شرط؟

ہیں کہ متاخرین نے متقدمین سے اختلاف کیا ہے۔ تفسیر فتح البیان۔ علاوہ ہم نہایت سادگی و صفائی سے اعتدال پر ہو کر کہتے ہیں کہ حدیث مذکور میں امت کا امر ضلالت پر مجتمع نہ ہونا مذکور ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ جس امر پر صلحائے امت کا اجماع ہے وہ ضلالت نہیں۔ اور ہم بھی اُسے ضلالت نہیں کہتے اور نہ یہ امر زیر بحث ہے۔ زیر غور امر تو یہ ہے کہ امت کا کسی امر پر مجتمع ہو جانا ہی اُس امر کی حجیت کی دلیل ہے یا اس اجماع کے لئے کسی سند شرعی کی بھی حاجت ہے۔ شق اول میں تو حدیث ساکت ہے اور شق ثانی میں ہماری مراد حاصل۔ پس امر مختلف فیہ میں فریق مستدل کیلئے دلیل نہ بن سکی۔

اہل اصول میں سے جن کے نزدیک اجماع حجت قطعی ہے اُن کی اصل دلیل یہ آیت ہے:۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا (النساء پ ۵)	جو کوئی مخالفت کرے رسول اللہ صلعم کی بعد اسکے کہ اُسے ہدایت واضح ہو گئی ہو اور مومنوں کی راہ کو سوا کسی اور راہ کی پیروی کرے تو ہم اُسے اُسی طرف پھیر دینگے جس کی طرف

وہ پھرا اور اُسے جہنم میں لیجا داخل کرینگے اور وہ بہت بُری بازگشت ہے۔

متبعین سلف کی بھی بڑی دلیل یہی ہے لیکن بامعان نظر دیکھا جائے تو اس آیت سے ہر دو فریق کا دعوائے قطعی طور پر ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں تو شک نہیں کہ یہ آیت صحابہؓ کے سامنے اُتری اور جس طرح وہ سب سے پہلے سلف امت ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ اُسی طرح اس آیت کی تعمیل بھی سب سے پہلے اُنہی پر واجب ہے۔ پھر اس آیت کا ماحصل یہ ہوگا کہ اُن کے آپس کے اختلاف کے وقت ہر فریق کو دوسرے کا قول تسلیم کر لینا واجب ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ درست نہیں۔ پس اس آیت کا کوئی ایسا مفہوم نہیں لے سکتے جس سے خود صحابہ کے تعامل میں ذرّت پڑے کیونکہ واقعات سے ثابت ہے کہ اختلاف کے وقت صحابہ ایک دوسرے کے قول کو بغیر ایسی دلیل کے جو اُن سے بالاتر ہو (یعنے قرآن و حدیث) تسلیم نہیں کرتے تھے۔ یا واجب التسلیم نہیں جانتے تھے کیونکہ وصف صحابیت و سلفیت میں سب برابر ہیں۔ اور اگر مجتہد ہونے کو وجہ ترجیح قرار دیا جائے تو مجتہد اور غیر مجتہد میں تو یہ صورت بنجائیگی (گو آیت اس تفریق سے ساکت ہے) لیکن خود مجتہدین صحابہؓ مثلاً حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت ذوالنورینؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابوہریرہؓ اجمعین کے آپس کے اختلاف میں یہ صورت بھی قائم نہ رہیگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حجت شرعی کوئی ایسی چیز ہے جو ان سب سے بالاتر ہے۔ اور خود صحابہؓ بھی دیگر امت کیطرح اس کے مکلف و جوابدہ ہیں۔ اور وہ سوائے وحی ربانی کے جو قرآن و حدیث ہے دوسری کوئی چیز نہیں پس اس آیت سے یا اس کی مثل دیگر آیات و احادیث سے حجیت اجماع یا سلف کی اتباع کے وجوب پر دلیل پکڑنا درست نہ رہا۔

اس تمہید کے بعد معلوم ہوا کہ اس آیت کا شانِ نزول ہی بتلا رہا ہے کہ اس سے جزئیات اجتہادیہ کی اتباع مراد نہیں۔ بلکہ وصف ایمان اور اتباع سنت میں دیگر مومنوں کی موافقت مراد ہے چنانچہ تفسیر جامع البیان کے حاشیہ پر جو خاندان غزنویہ کی یادگار ہے تفسیر فتح البیان کے حوالے سے لکھا ہے:۔

ولا حجة فی الآیة علی حجیة الاجماع لان المراد بغیر سبیل المؤمنین ھنا ھو الخروج من دین الاسلام الی غیرہ کما یفیدہ اللفظ ویشھد بہ السبب فلا یصدق علی عالم اجتھد فی بعض المسائل فادّاہ اجتھادہ الی مخالفة من بعصرہ من المجتھدین فانہ انما رام السلوک فی سبیل المؤمنین وھو الدین القویم والملة الحنیفیة ولم یتبع غیر سبیلھم (ص ۸۵)	یہ آیت اجماع کے حجت ہونیکی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ اس جگہ غیر سبیل المومنین سے دین اسلام سے نکل کر کسی دوسرے دین میں چلے جانا مراد ہے جیسا کہ خود لفظ قرآن اور شان نزول کی شہادت سے ظاہر ہے۔ پس اس کا اطلاق اُس عالم پر نہیں ہو سکتا جو کسی مسئلہ میں اجتہاد کرے تو اُس کا اجتہاد دوسرے مجتہدین زمانہ کے خلاف پڑے۔ کیونکہ اسکا مقصد سبیل مومنین پر چلنے کا

ہے اور وہ (سبیل مومنین) دین اسلام اور ملت حنیفیہ ہے۔ پس اُس عالم نے غیر سبیل مومنین کی پیروی نہیں کی۔

اور اس کا شان نزول جس کا ذکر اوپر کی عبارت میں مذکور ہے تفسیر جامع البیان اور معالم التنزیل وغیرہما میں لکھا ہے:۔

نزلت فی طعمة حین حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدہ فھرب الی مکة مرتدا وخالف (جامع ص ۸۵)	یہ آیت طعمہ کے حق میں اُتری جب آں حضرت صلعم نے اسکا ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ کیا۔ تو وہ مرتد ہو کر مکہ کو بھاگ گیا۔ اور مخالف ہو گیا۔

پس اتباع غیر سبیل المومنین سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اور کفر اختیار کر لے۔

چنانچہ تفسیر "سراج منیر" میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:۔

ویتبع طریقا غیر سبیل المؤمنین ای طریقھم الذی ھم علیہ من الدین بان یتبع غیر دین الاسلام (جلد ۱ ص ۳۲۳)	اور مومنوں کے طریق کے سوا کسی اور طریق کی پیروی کرنے کے معنے یہ ہیں کہ دین اسلام کو چھوڑ کر کسی اور دین کی پیروی اختیار کر لے۔

اسی طرح تفسیر جلالین میں بھی لکھا ہے:۔

ویتبع طریقا غیر سبیل المؤمنین ای طریقھم الذی ھم علیہ من الدین بان یکفر (جلالین مجتبائی ص ۸۶)	اور مومنوں کی راہ کے سوا کسی اور راہ کی پیروی کرنے کے یہ معنے ہیں کہ اُن کے دین کو چھوڑ کر کافر ہو جائے۔

اسی طرح امام ہمام فخرالدین رازیؒ آیت ہذا کے ذیل میں بضمن بحث حجیت اجماع ذکر کرتے ہیں:۔

الاتباع عبارة عن الاتیان بمثل	اتباع یہ مراد ہے کہ کسی دوسرے شخص کے فعل کی مثل

۳۰۱

ahmadimuslim.de

فعل الغیر لاجل انہ فعل ذالک الغیر واذا کان کذالک فمن ترک متابعۃ سبیل المومنین لاجل انہ ما وجد علی وجوب متابعتہم دلیل فلاجرم لم یتبعہم فہذا الشخص لا یکون متبع الغیر سبیل المومنین (کبیر جلد سوم صفحہ ۳۲)

فعل کریں بدیں خیال کہ اُس دوسرے شخص نے ایسا کیا ہے (تو میں بھی ایسا کروں) پس جب یہ حال ہے تو جس نے مومنوں کی راہ (یعنی اجتہادی مسائل) کی پیروی کو اس لئے ترک کیا ہے کہ اس نے اُن کی متابعت کے واجب ہونے کی کوئی دلیل نہیں پائی تو یہ شخص غیر سبیل المومنین کا تابع نہ ہوگا۔

کتب تفسیر کے بعد ہم کتب اصول کی طرف بھی توجہ کرتے ہیں کہ اجماع کے حجت قطعی ہونے میں خود اہل اصول مختلف ہیں۔ خاصکر اس آیت زیر بحث کے دلیل ہونے میں بھی مختلف ہیں چنانچہ کشف الاسرار شرح اصول بزدوی میں لکھا ہے۔

ذکر بعض الاصولیین ان ھذہ الایۃ لیست بقاطعۃ فی وجوب متابعۃ الاجماع لاحتمال ان یکون المراد ویتبع غیر سبیل المومنین فی متابعۃ النبی علیہ السلام او فی مناصرتہ او فی الاقتداء بہ او فی الایمان بہ لا فیما اجمعوا علیہ ومع الاحتمال لا یثبت القطع (جلد سوم ۔ ۹۴۲) ۳۵۲

بعض اصولیوں نے کہا کہ یہ آیت اجماع کی تابعداری کے واجب ہونے کی بابت قطعی دلیل نہیں ہے کیونکہ احتمال ہے کہ اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص آں حضرت صلعم کی پیروی کے متعلق سبیل مومنین کے سوائے کوئی اور راہ پکڑلے یا آں حضرت صلعم کی نصرت کے متعلق یا آں حضرت صلعم کی اقتداء کے متعلق یا آپ پر ایمان لانے کے متعلق ۔ نہ کہ اس امر میں جس پر لوگوں نے اجماع کر لیا ہو۔ اور احتمال کے ہوتے قطعی ثبوت نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح توضیح میں بھی اس استدلال کو ضعیف جانا ہے ۔ چنانچہ اس آیت کی تقریر کرکے کہا ہے:۔

اعلم ان ھذا الاستدلال علی ان الاجماع حجۃ

جان رکھ کہ اس آیت سے یہ استدلال کرنا کہ

لیس بقوی (ش ۲ جلد ۲) اجماع حجت ہے قوی نہیں

دیگر یہ کہ جن بزرگوں نے اجماع کو حجت شرعی قرار دیا ہے انہوں نے بھی بلا شرط نہیں مانا۔ بلکہ اس کے لئے کتاب و سنت سے سند کا ہونا ضروری قرار دیا ہے ۔ چنانچہ علامہ عبدالعزیز بخاری شرح اصول بزدوی میں باب بیان سبب الاجماع میں فرماتے ہیں:۔

اعلم عند عامۃ الفقہاء والمتکلمین لا ینعقد الاجماع الا عن ماخذ ومستند (صفحہ ۹۸۳)

جان رکھ کہ عام فقہاء اور متکلمین کے نزدیک اجماع بغیر ماخذ و مستند کے منعقد نہیں ہو سکتا (یعنی حجت نہیں ہو سکتا)۔

اس کے بعد اس نے مخالفین کے وجوہات بھی ذکر کئے ہیں جو اجماع کو مطلقاً بہر حال حجت جانتے ہیں خواہ اس کی کوئی دلیل ہو خواہ نہ ہو۔ پھر ان سب وجوہات کی نسبت کہا ہے:۔

وکل ذالک فاسد لان حال الامۃ لا یکون اعلیٰ من حال الرسول علیہ السلام ومعلوم انہ لا یقول الا عن وحی ظاہر او خفی او عن استنباط عن المنصوص علیہ فالامۃ اولیٰ ان لا یقولوا الا عن دلیل (صفحہ ۹۸۳)

اور یہ سب وجوہ فاسد ہیں کیونکہ امت کا حال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ نہیں ہو سکتا ۔ اور معلوم ہے کہ آں حضرت صلعم وحی ظاہر یا خفی یا منصوص سے استنباط کرنے کے سوائے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے ۔ پس امت کے لئے تو بطریق اولیٰ چاہئے کہ بغیر دلیل کے بات نہ کریں۔

سبحان اللہ کیا پختہ اور محکم اور کامل ایمان کی بات ہے ۔ اور حقیقت الامر بھی یہی ہے کہ شریعت کا مقرر کرنے والا خود خدا تعالیٰ ہے ۔ انبیاء علیہم السلام اس کی وحی کے امین اور واسطہ ہیں۔ باقی سب اُن کے فرمانبردار کسی کو بھی انفراداً یا اجتماعاً یہ حق نہیں کہ امورِ شریعت میں کوئی ایسا امر امت پر لازم کر دے کہ خدا تعالیٰ کے ہاں اُس کی جوابدہی ضروری ہو۔ اسی طرح امام تاج الدین سبکی نے بھی جمع الجوامع میں اصولِ شوافع کی نہایت معتبر کتاب ہے اور امام جلال الدین محلی نے اس کی شرح میں فرمایا ہے:۔

(ولا بد لہ) ای للاجماع (من مستند والا لم یکن لقید الاجتہاد) الماخوذ فی تعریفہ (معنے وھو الصحیح) فان القول فی الدین بلا مستند خطاء (جلد ۳ صفحہ [illegible])

اور لازم ہے اُس کیلئے یعنی اجماع کے لئے کوئی سند ورنہ قید اجتہاد کے جو تعریف اجماع میں ملحوظ ہے کچھ بھی معنے نہیں۔ اور یہی صحیح ہے کیونکہ دین میں بلا سند بات کرنا خطا ہے۔

اور علامہ احمد بن قاسم عیادی نے شرح جمع الجوامع کی شرح آیات بینات میں اس عبارت مذکورہ کے ذیل میں کہا ہے:۔

قولہ ولا بد لہ من مستند قال شیخنا الشہاب ای لا بد لحجیتہ والتمسک بہ من مستند والا فحقیقۃ الاجماع توجد بدون ذالک بلا ریب، قولہ فان القول فی الدین الخ اقول ھذا یشمل الاجماع فی الدنیوی وکان یمکن التعمیم فنقول فان اثبات الشیء بلا مستند خطاء فتامل (جلد ۳ صفحہ ۳۰۰)

اور ضروری ہے اس کیلئے کوئی سند۔ ہمارے شیخ شہاب نے فرمایا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ حجیت اجماع اور اس سے تمسک کرنے کیلئے کوئی سند ضروری ہے ورنہ حقیقت اجماع (وجود اجماع) تو بلا ریب اس کے بغیر بھی ہو سکتی ہے اور مصنف کا یہ قول کہ دین میں کوئی بات بلا سند کہنی خطا ہے یہ اس اجماع پر بھی شامل ہے جو امور دنیا میں ہو اور تعمیم ممکن ہے۔ پس ہم کہتے ہیں کہ کسی امر کو بلا سند ثابت کرنا خطا ہے ۔ پس تو بھی یہیں تامل کرو۔

اسی طرح توضیح میں دلیل شرعی صرف وحی کو کہا ہے اور اجماع کے لئے موافقت وحی کی شرط لگائی ہے ۔ چنانچہ اس امر کے ضمن میں کہ اجماع کی صحت کی دلیل مجرد نفس اجماع ہے یا کچھ اور ۔ فرماتے ہیں:۔

وذالک الدلیل لا یکون قیاسا لانہ لا یفید القطعیۃ عندھم ولا الاجماع للدور

اور یہ دلیل قیاس نہ ہو کیونکہ اصولیوں کے نزدیک قیاس قطعیت کا فائدہ

ahmadimuslim.de

یعنی الدلیل الذی هو الوحی (جلد ۲ صفحہ ۵)

نہیں دیتا اور اجماع بھی نہ ہو کیونکہ پھر دور لازم آتا ہے۔ پس باقی صرف دلیل رہ گئی اور وہ وحی ربانی ہے اور اس کی شرح تلویح میں علامہ تفتازانی بحث سند اجماع میں فرماتے ہیں:-

الجمهور على انه لا يجوز الاجماع الا عن سند من دليل او امارة لان عدم السند يستلزم الخطأ اذ الحكم فی الدین بلا دلیل خطاء (تلویح مصری جلد ۲ صفحہ ۵)

جمہور اس بات پر ہیں کہ اجماع جائز نہیں۔ الا اس صورت میں کہ دلیل (وحی) میں سے اس کی کوئی سند ہو۔ یا استنباط۔ کیونکہ عدم سند خطا کو مستلزم ہے۔ کیونکہ دین میں کسی بات پر بلا دلیل حکم لگا دینا خطا ہے۔

تلویح کی اس عبارت میں جمع الجوامع کی طرح تصریح ہے کہ دین الٰہی میں بلا دلیل بات کہنی خطا ہے اب خواہ وہ بات ایک کی ہو یا جماعت کی۔ مجرد جماعت کی بات ہونے سے وہ بات حجت شرعی نہیں بن سکتی جب تک اس کے لئے کوئی دلیل کتاب و سنت میں سے نہ ہو۔ ہاں جو کتاب و سنت سے ماخوذ ہو اجماع اسکا موید ہو سکتا ہے جیسا کہ قیاس حکم شرعی کا مظہر ہے نہ کہ مثبت، چنانچہ نور الانوار میں بحث قیاس میں فرماتے ہیں:-

ان اثبات سبب او شرط او حکم ابتداء بالرأی وكل منها باطل اذ لا اختيار ولا ولاية للعبد فيه وانما هو الی الشارع (صفحہ ۲۱)

ان سب عبارات کے بعد ہم حضرت شاہ صاحب کی کتاب حجۃ اللہ کی عبارت پیش کرتے ہیں جنہوں نے اجماع بادلیل (قابل قبول) اور اجماع بے دلیل میں فرق بتا کر سمجھا دیا کہ مجرد اجماع بنفسہ دلیل شرعی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وحی ربانی (کتاب و سنت) میں سے اس کی کوئی سند نہ ہو۔ چنانچہ آپ اسباب تحریف میں فرماتے ہیں۔

ومنها اتباع الاجماع وحقيقته ان يتفق قوم من حملة الملة الذين اعتقد العامة فيهم الاصابة غالبا او دائما على شئ فيظن ان ذلك دليل قاطع عن ثبوت الحكم وذلك فيما ليس له اصل من الكتاب والسنة وهذا غير الاجماع الذی اجمعت الامة عليه فانهم اتفقوا على القول بالاجماع الذی مستنده الكتاب والسنة او الاستنباط من احدهما ولم يجوزوا القول بالاجماع الذی ليس مستندا الى احدهما وهو قوله تعالى وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا (حجۃ اللہ مصری صفحہ ۱۲۰ جلد اول)

اسباب تحریف میں سے اجماع کی تابعداری بھی ہے۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ ملت مرحومہ میں سے ایک گروہ جن کی نسبت عوام کو اعتقاد ہو کہ یہ غالباً یا دائماً صائب الرأی ہوتے ہیں کسی بات پر اتفاق کر لیں پس اس امر کی نسبت یہ ظن رکھا جائے کہ یہ (ان کا جمع ہو جانا) ثبوت حکم کی دلیل قطعی ہے اور یہ اس اجماع کی بابت ہے جس کا کتاب و سنت میں اصل نہ ہو اور یہ اس اجماع کے سوا ہے جس پر امت مرحومہ نے اتفاق کیا ہے۔ کیونکہ امت مرحومہ کا اُس اجماع کی نسبت اتفاق ہے جس کی سند قرآن و حدیث میں سے یا ان میں کسی کے استنباط سے موجود ہو اور اس اجماع کو جائز نہیں رکھا جس کی سند ان دونوں (قرآن و حدیث) میں سے کسی میں بھی نہ ہو اور ایسا ہی اجماع اس آیت میں مذکور ہے جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اُس کی جو خدا نے اُتارا تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اُسی کی پیروی کرینگے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔

حضرت شاہ صاحب مرحوم کی یہ عبارت جیسی صاف ہے ویسی مدلل بھی ہے اور اس میں اُس اجماع کو جو حجت شرعی ہو سکتا ہے اُس اجماع سے جو حجت شرعی نہیں ہو سکتا بالکل الگ کر دکھایا ہے۔ اور ہم بھی صرف اُسی اجماع کے متعلق غلط فہمی دور کر رہے ہیں جس کی کتاب و سنت میں سند نہ ہو کیونکہ اسی اجماع سے جو بردو پر شامل ہے عام لوگ غلطی میں پڑ گئے ہیں حتی کہ بعض علمائے اصول بھی اس میں آ گئے چنانچہ امام فخر الاسلام بزدوی المتوفی ۴۸۲ھ جن کی خدمات متعلق علم اصول نہایت قدر سے دیکھی جاتی ہیں وہ سب سے بڑی قوی دلیل اُن کے نزدیک اہل امت مرحومہ کے علماء پر حسن ظنی ہے اور وہ اس کی حمایت میں یہاں تک بڑھے ہیں کہ منکر اجماع کی نسبت خاتمہ بحث اجماع پر فرماتے ہیں:-

ومن انكر الاجماع فقد ابطل دينه كله لان مدار اصول الدين كلها ومرجعها الى اجماع المسلمين (شرح اصول بزدوی مصری جلد سوم صفحہ ۹۸۰)

جس نے اجماع کا انکار کیا اُس نے اپنے تمام دین کو برباد کر دیا کیونکہ دین کے سب اصول کا مدار اور مرجع مسلمانوں کا اجماع ہی ہے۔

میں حیران ہوں کہ ایسے بڑے اصولی اور دقیقہ شناس اور نکتہ رس ماہر سے ایسی غلطی کیوں ہوئی کہ وہ نقل اور اجماع آراء میں فرق نہیں کر سکتے۔ سچ ہے حبك الشئ يعمی ويصم صرف فرط محبت و حمایت سے یہ مسامحت ہو گئی ہے ورنہ ایسے ذکی الطبع اصولی سے ایسی فروگذاشت متصور نہیں ہو سکتی۔ وسبحان من لا يضل ولا ينسى۔ علامہ بزدوی کے بعد کے اصولی بھی یہی چال چلے اور اُن کے رعب کے سامنے کسی کو گردن اٹھانے کی جرأت نہ کی چنانچہ ملا جیون مرحوم صاحب نور الانوار نے تو کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ لیکن اللہ جزا دے علامہ عبد العزیز بخاری کو جنہوں نے نقل متواتر اور اجماع یعنی اجتماع آراء میں فرق سمجھا اور امت مرحومہ کے متبعین سنت افراد کو علامہ کے فتوے سے بچا لیا۔ چنانچہ آپ اس کی شرح میں علامہ بزدوی کے کلام کی تقریر کر کے منکرین حجیت اجماع کی طرف سے علامہ کے اس فتوے کے سامنے عذر کرتے ہیں:-

الا ان لهم ان يقولوا لم يثبت اصول الدين بالاجماع بل بالنقل المتواتر والفرق ثابت بين النقل المتواتر والاجماع فان النقل يوصل الينا ما كان ثابتا والاجماع

وہ (منکرین حجیت اجماع) کہہ سکتے ہیں کہ اصول دین اجماع سے ثابت نہیں ہوئے بلکہ (اُن کا ثبوت) نقل متواتر سے ہے اور نقل متواتر اور اجماع میں جو فرق ہے وہ

یثبت ما لم یکن ثابتا فلا یلزم من انکارہ ابطال اصول الدین بل یلزم منہ عدم ثبوتہا بہ وذلک لا یمنع من ثبوتہا بدلیل اٰخر (جلد سوم صفحہ ۹۸)

ہے۔ نقل تو ہم تک وہ امور پہنچاتی ہے جو ثابت ہوں اور اجماع اس امر کو ثابت کرتا ہے جو ثابت نہ ہو پس اجماع کے انکار سے اصول دین کا ابطال لازم نہیں آتا بلکہ اس سے تو اجماع سے اُن کا عدم ثبوت لازم آتا ہے اور یہ بات ان اصول کے کسی اور دلیل سے بھی ثابت ہونے کو مانع نہیں ہے۔"

علامہ عبد العزیزؒ کا یہ محاکمہ بالکل درست ہے کیونکہ اصول دین ہم تک آں حضرت صلعم سے بذریعہ روایت پہنچے ہیں اور اُن میں کسی فرد کی رائے کو دخل نہیں۔ مثلاً نماز کی رکنیت کہ روایت سے ثابت ہے (لفظاً ہو یا معنًا) اور اس کی بنا اس امر پر ہرگز نہیں کہ صحابہؓ یا مجتہدین نے باتفاق اسے تجویز کیا ہو اور ہم نے تسلیم کر لیا ہو فانہم وتدبر ولا تکن من القاصرین

مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ سیتامڑھی میں

مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ جیسا کہ سابق میں اعلان ہوا تھا اس دفعہ سیتامڑھی میں بتواریخ ۶ و ۷ مارچ ہوا۔ بلحاظ کثرت حاضرین کے جلسہ بڑی رونق سے ہوا۔ ایک ایک وقت میں تیس چالیس من پختہ چاول پکتے تھے۔ مجسٹریٹ سیتامڑھی مع دیگر افسروں کے شریک جلسہ ہوئے۔ امدادی کاموں میں بڑا حصہ راجہ یعقوب خان صاحب کا تھا جنہوں نے تمام سامان آسائش مع سائبانوں کے جلسہ کو دیا۔ بلکہ بعد جلسہ سائبان ہمیشہ کے لئے جلسہ کو دیدیا جزاہم اللہ۔

مولانا عبد العزیز صاحب نے ہزاروں حاضرین کی معیت سے راجہ صاحب کے حق میں بہت بہت دعا کی۔

اس دفعہ جلسہ ہذا میں جو خصوصیت ہوئی وہ یہ ہے کہ میری تحریک سے مدرسہ کے پرانے طلبا کی ایک انجمن بنائی گئی جس کا فرض یہ ہوگا کہ مدرسہ کو مالی امداد دے اور مدرسہ کے نقائص کے متعلق منتظمان مدرسہ کو اطلاع اور مشورہ دیا کرے بڑی ضرورت مدرسہ کے متعلق یہ سوچی گئی کہ طلبا کو تقریری ملکہ پیدا کرایا جائے۔ اس غرض کے لئے خاص وظیفے مقرر ہوئے۔ ایک وظیفہ جناب سید ابراہیم صاحب رئیس کتنولہ نے چار روپیہ ماہوار کا منظور کیا۔

انجمن طلباء مدرسہ نے بھی اس امر پر توجہ کرنے کا وعدہ کیا۔ میری غرض اس انجمن کے انعقاد سے یہ تھی کہ مدرسہ اپنے پیروں پر خود کھڑا ہو جائے جس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہو کہ مدرسہ کے سالانہ جلسہ پر خود اسکے طلباء تقریریں کیا کریں اور دور دراز سے علماء کو بلانے کی حاجت نہ ہو۔ اس انجمن کے ناظم سر دست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب مقیم سیونی چھپارہ ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اس مدرسہ اور انجمن کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے تاکہ مولانا ابراہیم مرحوم کی باقیات صالحات قائم رہیں۔

ایک سوال کا جواب

از مولوی ابراہیم صاحب سیال کوٹی

اہل حدیث کانفرنس کے جلسہ میں میں حضرت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر رہا تھا جو میں نے مختلف کتب سے ٹکڑے جمع کئے تھے۔ ایک صاحب نے فرمایا یہ بیان صحیح نہیں۔ اُس وقت میں نے اتنا کہہ کر تقریر کو جاری رکھا کہ جس کتاب سے میں نے لیا ہے وہ اس وقت بھی گویا میری سامنے ہے اس قسم کے اعتراض مخلصانہ رنگ میں معلومات کے ازدیاد کا باعث ہوتے ہیں جزاہم اللہ اسلئے جو جو ٹکڑے میں نے مختلف (علمی) دروازوں سے جمع کئے تھے ناظرین کی واقفیت اور مخلص معترض کیلئے مع حوالہ کتب درج ذیل ہیں:-

(۱) امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ صغیر (صفحہ) میں حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ جس وقت آں حضرت صلعم مدینہ (طیبہ) کو چلے آئے تو آپ کی بیٹی زینب بھی کنانہ یا ابن کنانہ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ لوگوں نے آپ کا تعاقب کیا۔ حتے کہ ہبار بن اسود نے آپ کو پا لیا اور آپ کی سواری کے اونٹ کو نیزوں سے اتنا مارا کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑیں اور جنین جو پیٹ میں تھا ساقط ہو گیا اور خون جاری ہو پڑا۔ پس بنی ہاشم (آپ کے اجداد) اور بنو امیہ (آپ کے سسرال) میں آپ کے متعلق تکرار ہو پڑی۔ بنی امیہ کہنے لگے کہ اس کی کفالت کے ہم زیادہ حقدار ہیں کیونکہ ہمارے چچیرے بھائی ابو العاص کی بیوی ہے اور (آخر کار) ہند بنت ربیعہ کے پاس رہیں جو آپ سے کہا کرتی تھی کہ یہ سب کچھ تمہارے ساتھ تمہارے باپ آں حضرت صلعم کے سبب ٹھہرا ہے۔" الخ

(۲) دوسرا امر جو میں نے نماز کے متعلق ذکر کیا تھا اسکا حوالہ یہ ہے کہ حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں حضرت زینب کے ذکر میں ابن اسحاق سے نقل کیا کہ آں حضرت صلعم صبح کی نماز پڑھنے لگے تو حضرت زینب نے آواز دی کہ میں نے ابو العاص بن ربیع کو پناہ دی۔ اسپر آنحضرت صلعم نے نماز سے فارغ ہو کر (حاضرین سے) کہا کہ جو کچھ میں نے سُنا ہے کیا تم نے بھی سُنا ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا اُس ذات پاک کی قسم ہے جسکے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے کہ مجھے اس آواز کے سننے کے پیشتر اس کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ اور اگر کوئی ادنےٰ مسلمان بھی کسی کو امان دیوے تو دوسروں کو بھی یہی سلوک اختیار کرنا چاہئے۔" (اصابہ جلد ہشتم صفحہ ۹۱)

اس نماز اور آواز کے متعلق خاکسار کی تحقیق یہ ہے کہ یہ مسجد نبوی کا واقعہ ہے۔ جب آپ بدر کو مدینہ طیبہ میں تشریف لا چکے تھے۔ اس کے تین قرینے ہیں۔

اوّل یہ کہ حضرت زینب بدر میں نہیں تھیں بلکہ مدینہ طیبہ میں تھیں۔ کیونکہ جب آں حضرت صلعم جنگ بدر کو گئے اُن دنوں آپ کی صاحبزادی حضرت رقیہ زوجہ حضرت عثمانؓ بیمار تھیں جن کی تیمارداری کی خاطر آں حضرت صلعم نے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت عثمانؓ کو جنگ میں ساتھ جانے سے معافی دیدی تھی۔ جب حضرت اسامہ اور حضرت عثمانؓ کو ساتھ نہیں لیا جو

ahmadimuslim.de

جنگ میں حصے لے سکتے تھے تو حضرت زینب جو اپنی پیاری بہن کی تیمارداری کے لئے ہر طرح مناسب تھیں کس طرح بدر میں چلی گئیں۔ دوم یہ کہ جس دن صبح سویرے حضرت زید بن حارثہ یعنی حضرت اسامہ کے باپ آں حضرت صلعم کی اونٹنی پر سوار ہو کر فتح بدر کی بشارت لیکر مدینہ طیبہ میں آئے اسی رات کو حضرت رقیہ کا انتقال ہوا تھا (اصابہ جلد ۸ صفحہ ۸۳) اور تاریخ صغیر میں حضرت امام بخاریؒ نے حضرت انس سے روایت کیا کہ جب حضرت رقیہ فوت ہوئیں۔ تو آں حضرت صلعم نے فرمایا کہ قبر میں وہ شخص نہ اترے جس نے آج (گزشتہ) رات کو مجامعت کی ہو الخ دوسری روایت میں ہے کہ آں حضرت صلعم قبر پر بیٹھے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے تو آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ہے جس نے رات کو اپنی بیوی سے مجامعت نہ کی۔

محدث ابو عمر نے اس میں اختلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ نے یہ بات حضرت ام کلثوم کی وفات پر کہی تھی۔

اصابہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت زید دفن کرنے کے وقت آپہنچے تھے!

لیکن اس میں کلام نہیں کہ آں حضرت صلعم حضرت زید کے بعد بہت جلد مدینہ طیبہ میں تشریف لے آئے گویا حضرت زید کو آگے بھیجا اور خود پیچھے پیچھے آرہے تھے!

تیسرا قرینہ یہ ہے کہ اسیران جنگ بھی آں حضرت صلعم کے ساتھ ہی مدینہ طیبہ میں لائے گئے۔ چنانچہ تاریخ مذکور میں (امام بخاری) حضرت عروہ سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلعم نے ایام بدر میں حضرت عثمان اور حضرت اسامہ کو حضرت رقیہ کی تیمارداری پر چھوڑا جو بیمار تھیں۔ پس زید بن حارثہ آں حضرت صلعم کی اونٹنی (غضبا نام) پر سوار ہو کر بشارت فتح لیکر آئے تو ہم نے خوفناک آواز سنی خدا کی قسم ہمیں اعتبار نہ ہوا تھا حتے کہ قیدیوں کو دیکھ لیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسیران جنگ بھی ساتھ ہی لائے گئے پس ان کا آیندہ معاملہ جو سب کو معلوم ہے مدینہ طیبہ میں طے کیا گیا۔

اس بیان و تفصیل سے صاف ظاہر ہے کہ خاکسار نے امور تاریخیہ کے بیان کرنے میں کوئی غلط بیانی نہیں کی اسپر بھی کہتا ہوں کہ نہ بھولنا خدا کی صفت ہے!

میں اپنے ناظرین کی توجہ اس طرف بھی پھیرنی چاہتا ہوں کہ امور تاریخیہ کا بیان کرنا اور مختلف روایات کو جمع کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچنا بہت مشکل امر ہے اور اسی سبب سے کتب تواریخ میں سخت اختلاف ہے۔ چنانچہ اس امر یعنی حضرت زینب کے بیان میں بھی کئی امور میں اختلاف ہے جسے خاکسار نے بطریق مذکورہ حل کر دیا ہے۔ ممکن ہے کوئی صاحب اس طریق کے سوا کوئی اور طریق مستحسن جانتا ہو۔

(خاکسار سیالکوٹی)

فرائض اہلحدیث

اور

کانفرنس اہلحدیث

اہل حدیث کانفرنس جماعت اہلحدیث کے لئے ایک آسمانی برکت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کانفرنس میں برکت دے اور اس کی تائید فرمائے۔ اس کانفرنس کے متعلق مجھے وہ ایک امر عرض کرنا ہے جسے پھر کسی وقت عرض کرونگا۔ سردست جو مجھے گزارش کرنا ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ہم اہلحدیث مسائل میراث و فرائض میں مذہب خاص کے پابند ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں وہی سراجیہ، شریفیہ، علم الفرائض، تسہیل الفرائض وغیرہ ہیں اور انہیں کے مطابق ہمارا عمل ہے۔ جب فرائض کا کوئی بڑا مسئلہ پیش آجاتا ہے تو جہاں تک مجھے علم ہے۔ علمائے اہلحدیث انہی کتابوں کی طرف مراجعت فرماتے ہیں اور انہی کتابوں کے مطابق جواب تحریر فرماتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ (۱) علمائے اہلحدیث کا یہ کام کیسا ہے آن کے شان کے مناسب ہے یا نہیں؟ (۲) اگر نہیں تو کیا وجہ ہے کہ آج تک اسی طریق نامناسب پر ان کا جمود ہے۔

پہلے سوال کا جواب تو میرے نزدیک یہ ہے کہ علمائے اہلحدیث کا یہ طریق ہرگز ان کے شان کے مناسب نہیں ہے اور یہ ایک ظاہر بات ہے۔ اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس طریق نامناسب پر ان کے جمود کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ہاتھوں میں کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس کو ہم فرائض اہلحدیث کہہ سکیں اگر ان کے ہاتھوں میں کوئی ایسی کتاب ہوتی تو ضرور وہ انہی کتاب فرائض اہلحدیث ہی سے مسائل فرائض کا جواب دیتے اور انہی کی طرف مراجعت فرماتے۔

مولانا ابو الوفاء! بارک اللہ فی اوقاتکم میری اس گزارش کو اگر آپ کچھ مفید سمجھیں تو کانفرنس اہلحدیث میں ضرور اس کو پیش فرمائیں۔ علمائے کانفرنس اگر دونوں سوالوں کے جواب میں میری موافقت فرمائیں تو کتاب "فرائض اہل حدیث" کی تالیف کی طرف کانفرنس کو اپنی خاص توجہ مبذول فرمانا چاہئے۔ یہ کام بسہولت اور آسانی کے ساتھ کانفرنس ہی سے انجام پاسکتا ہے "فرائض اہلحدیث" کی تالیف کی ایک آسان صورت میری خیال میں آئی ہے جس کو میں ابھی محفوظ رکھتا ہوں؛ جب مجھے معلوم ہو جائیگا کہ علمائے کانفرنس نے میری موافقت فرمائی تب ظاہر کرونگا

(راقم۔ محمد اصغر مدرس مدرسہ اسلامیہ مبارکپور)
ضلع اعظم گڈھ

ایڈیٹر ہمارے گزشتہ جلسہ کے شورے میں اسی امر پر زیادہ گفتگو رہی کہ علماء اہلحدیث ہر سال کوئی نحوی نادر مضمون کی کتاب لکھکر پیش کیا کریں۔ بعض بعض علماء نے ذمہ بھی لیا۔ آپ بھی اس ذمہ کو پورا کریں فرائض کی کتاب لکھکر تین ماہ قبل جلسہ سالانہ مجلس شورے دہلی میں بھیجدیں۔ اسیطرح اور اہل قلم علماء بھی جو جو مضمون لکھنا چاہیں تین ماہ قبل جلسہ عام سے دفتر دہلی میں مسودات بھیجدیں وہاں بس علماء میں تنقید ہو کر جلسہ عام میں اظہار کیا جایا کریگا انشاء اللہ حق تو یہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس کا صیغہ تصنیف سب سے زیادہ ... توجہ ہے جس کی بابت ہر سال تذکرہ رہتا ہے ... اہلحدیث اس طرف توجہ کریں تو خود انکو اچھا ... بلکہ ذریعہ معاش بھی ہو سکتا ہے۔

قادیانی مشن

نبوت کے بارے میں ہمارا مذہب

(از ایڈیٹر الفضل قادیان)

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث۔ آپ کے اخبار مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء صفحہ ۵ پر جو مضمون چھپا ہے اس سے ہمارے مذہب کی نسبت غلط فہمی پھیلتی ہے اس لئے مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل چند سطور درج اخبار فرمائیں:۔

یہ تو صحیح ہے کہ ہم فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا سے اپنے مسیح موعود کی صداقت پر استدلال کرتے ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ یَا بَنِیْ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ کو ہم اس ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے جو نہ تو صاحب شریعت ہو اور نہ براہ راست نبوت پانیوالا ہو۔ بلکہ جو کمالات بھی پائے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے پائے، مگر ہم اس بات کے قائل نہیں کہ مسیح موعود سے پہلے اولیاء امت محمدیہ میں سے کوئی نبی یا رسول گزرا ہے۔ کیونکہ نبی وہ ہے جو کثرت* مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز کیا جائے اور جسے بکثرت غیب کی باتوں سے اطلاع دیجائے اور جسے اللہ تعالےٰ نبی کے خطاب سے مخاطب فرمائے اور اگلے خلفاء۔ اولیاء ابدال وغیرہم سے کوئی بھی ایسا نہیں گزرا جس میں یہ شرائط کما حقہ پائی جائیں پس وہ نبی کا نام پانے کے مستحق نہیں تھے۔ اس لئے ہم بھی آپ کے ساتھ اس بارہ میں اتفاق رکھتے ہیں۔ کہ اولیاء اللہ کو غیر تشریعی نبی کہنا اہل سنت کے مذہب پر صحیح نہیں۔ البتہ مسیح موعود کو سمجھتے ہیں۔ اسے ہم نبی اللہ مانتے ہیں اس لئے کہ اس پر نبی کی تعریف صادق آتی ہے۔ اور اس میں نبی کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں اور اس لئے کہ خود جناب ختم الرسل نے آنیوالے مسیح کو نبی اللہ فرمایا (مسلم)

وہ جن کو آپ لاہوری پارٹی کہتے ہیں البتہ ان کا مذہب ہے کہ اگلے اولیاء اللہ بھی نبی اور رسول ہوئے ہیں[له] ہمارا یہ مذہب نہیں۔ یہی ہم میں اور اُن میں مابہ النزاع ہے۔ مسیح موعود نے اپنے آپ کو امتی نبی، ظلی نبی کہا ہے اور اپنی نبوت کو علی طریق المجاز فرمایا ہے مگر ہمارے نزدیک اس سے نفس نبوت میں کوئی نقص لازم نہیں آتا۔ بلکہ حقوق نبوت کے لحاظ سے آپ کی ویسی ہی نبوت ہے جیسی اگلے انبیاء علیہم السلام کی۔ امتی اور ظلی کا لفظ یہ ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ آپ کے تمام کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی طفیل سے ہیں اور مجاز اس حقیقت کے مقابل ہے جس کی تشریح بارہا مسیح موعود نے ان الفاظ میں کی کہ حقیقی نبی سے مراد صاحب شریعت نبی ہے۔ اور مستقل نبی سے مراد وہ نبی ہے جس کی نبوت براہ راست ہو۔ یہ ظاہر کردینا بھی ضروری ہے کہ چونکہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی خاتم النبیین نہیں ہوا اس لئے آپ سے پہلے کوئی امتی نبی بھی نہیں ہوا۔ یعنی ایسا نبی جس کی

[له] بحکم "آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند" جس طرح آپ نے اپنے مذہب سے غلط فہمی دور کرنی چاہی ہے آپ کو چاہئے تھا اپنے حریفوں (لاہوری پارٹی) کے مذہب کی نسبت بھی غلط فہمی نہ ہونے دیتے۔ آپ نے اپنے حریفوں کا مذہب ایسے طریق سے بیان کیا ہے جس سے دیکھنے والے کو یہ خیال ہو کہ آپ تو صرف ایک شخص (مرزا) کو نبی مانتے ہیں اور وہ (لاہوری) کئی ایک۔ حالانکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے نہ مرزا کو نہ اَور کو۔ ہاں وہ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح پہلے بزرگوں کو مبشرات بذریعہ خواب کے ہوتے تھے اسی طرح مرزا صاحب کو ہوا کرتے تھے۔ اس قسم کی مبشرات کو وہ جزوی نبوت کہتے ہیں۔ اس کہنے میں وہ (بتقلید مرزا) اس حدیث سے دلیل لاتے ہیں۔ جس میں مذکور ہے لم یبق من النبوۃ الا المبشرات بزعم ان کے مستثنیٰ متصل ہے اور مستثنیٰ جزو ہے کل سے۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو اسی قسم کی نبوت بھی جس کا ثبوت اس حدیث میں ہے اولیاء سابقین میں بھی اسی طرح کی نبوت تھی مگر وہ اس قسم کے مبشرات کو نبوت سے تعبیر نہ کرتے تھے ورنہ اصل چیز ایک ہی ہے۔ ہمارے خیال میں لاہوری پارٹی کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب بھی جزوی نبوت ہے جیسی بحکم الا المبشرات اولیاء سابقین میں بھی باوجودیکہ اولیاء سابقین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کسی قسم کی نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا اور مرزا صاحب اور ان کے معتقدین دعویٰ کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ یہ ایک اصولی اختلاف پر مبنی ہے حدیث مذکور میں الا المبشرات کا مستثنیٰ سابقین کے نزدیک منقطع ہے۔ اور مرزا اور انکے معتقدین کے نزدیک متصل ہے۔ پس اس اصول کی تنقیح پر سارا مدار ہے۔ نبوت کوئی متجزی یعنی مرکب ذو اجزاء چیز نہیں۔ مبشرات اس کے اجزاء نہیں بلکہ آثار اور علامات ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبل نبوت بھی مبشرات خواب کے ذریعہ ہوا کرتے تھے۔ ان معنی کے لحاظ سے اولیاء سلف کا خیال صحیح ہے کہ الا المبشرات مستثنیٰ منقطع ہے۔ پس معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نبوت تو بالکلیہ ختم ہے ہاں اس کے آثار جو اس کی اتباع سے حاصل ہوسکتے ہیں یعنی مبشرات، وہ باقی رہینگے اسی لئے سلف صالحین سے دعوےٰ نبوت کسی معنے سے بھی ثابت نہیں ہوا۔

لاہوری پارٹی اگر اپنی اصطلاح میں ان مبشرات کو جزوی نبوت یا نبوت ناقصہ نام رکھتی ہے تو یہ اُن کی اپنی اصطلاح ہے ہم انہیں اسکے چھوڑنے پر مجبور نہیں کرسکتے۔ ہاں یہ ضرور کہتے ہیں کہ اس کا نقصان خود ظاہر ہے کہ اسی اصطلاحی لفظ نے قادیانی پارٹی کو اسبات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ مرزا صاحب کے منکروں کو کافر کہتے ہیں پس یہ لفظ بھی مثل لفظ "اب اور ابن" کے ہوا جو انجیلی اصطلاح میں تو بجائے خود صحیح تھا مگر آخر میں آکر اس نے غلط فہمی پھیلائی تو شریعت محمدیہ نے ترک کر دیا۔ ٹھیک اسی طرح گو آپ لوگ مرزا صاحب کے معتقد ہیں) لفظ نبی اور رسول سے چونکہ غلطی لگتی ہے اسلئے اسکا ترک اولیٰ والنسب ہے۔ اس نوٹ کے لکھنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ قادیانی نامہ نگار کی تحریر سے اسکے حریف کی نسبت غلط فہمی نہ پھیلے ۴ جس سے ہم مورد عتاب ہوں باقی رہا مرزا صاحب کی نسبت ہمارا اپنا خیال۔ اس کے بیان کی حاجت نہیں۔ قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ (اہلحدیث)

* کثرت کا لفظ خود تشریح طلب ہے (اہلحدیث)

نبوت اپنے متبوع کی طفیل ہو۔ اور اسی کے فیض و اتباع کی برکت سے ہو۔ بنی اسرائیل میں ایسے کئی نبی ہوئے ہیں جو احکام جدیدہ نہیں لائے ر توراۃ کے متبع تھے (یحکم بہا النبیون) مگر پھر بھی انکی نبوت حضرت موسےٰ کے فیض اتباع سے نہیں تھی ایک اور گذارش بھی کر دوں۔ عسل مصفےٰ جس پر ہمیں اعتراض ہے وہ عسل مصفےٰ نہیں جو حضرت مسیح موعود یا اُن کے خلیفہ اول کے وقت میں تھی بلکہ یہ عسل مصفےٰ کا دوسرا ایڈیشن ہے جسمیں بہت سی ایزادیاں ہوئی ہیں۔ اور خلیفہ ثانی مسیح موعود پر جو یہ الزام بڑے زور شور سے لگایا تھا کہ اُنھوں نے اپنی خلافت لوگوں سے منوا دینے کے لئے گورنمنٹ میں درخواست دی ہے اُس کی تردید جناب لاٹ صاحب بالقابہ کے پرائیویٹ سکرٹری نے کر دی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس مذہب کو زیر نظر رکھکر آپ ہمپر اعتراض کرینگے اگر کرنا چاہیں (مکمل)

(ایڈیٹر الفضل قادیان)

اہلحدیث۔ اچھا ہوا۔ آپ کا مذہب خود آپکے قلم سے ناظرین اہلحدیث تک پہنچا کہ آپ مرزا صاحب کو مثل انبیاء سابقین کے جانتے ہیں اس لئے علماء کرام تو جو چاہیں اسپر اعتراض کریں۔ ہمارا اعتراض نہیں۔ سوال صرف ایک ہے ؎

نہ بہ بینا اگر داری نہ جوہر
گل از خار ست ابراہیم از آذر

مرزا صاحب نبی ہوں یا رسول ہم تو خوش ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس نبوت کا ثبوت کیا ہے غالباً جواب ملیگا کہ الہامی پیشگوئیاں۔ مگر افسوس ہے کہ نہ خود مرزا صاحب اس ثبوت دینے کو آمادہ ہوئے نہ اُن کے اتباع۔ رامپور جیسے امن امان بلکہ با عز و شان مقام میں بھی بے ثبوت دیئے چلے آئے۔ اچھا اب دیکھیئے +

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید معہ جواب آئینہ حق نما کا بلدیہ ہے قیمت ۵ر منیجر

قرآن شریف کی جامع تعلیم

ہمارا قرآن پاک اللہ عزوجل کی طرف سے ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں سے کہ ہم ہر ایک طرح کے قوانین، قواعد معاشرتی، تمدنی، سیاسی، اقتصادی، ہر ایک بات ہر ایک اصول ہر ایک علم و ہنر غرضیکہ جو ہم چاہیں حاصل کر سکتے ہیں اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اگر مخالفین و معترضین و معاندین اسلام کا جواب دیا ہے تو خود، اور اگر اپنی سچائی کی، صداقت کی، اپنی برتری کی دلائل پیش کرتا ہے تو آپ، لیکن تھوڑے ہیں جو از راہ غور و تعمق و بنظر استحسان و امعان و بنظر غائر اس کے معانی و مطالب اور معارف کی طرف عود کرتے ہیں۔ اس کو سمجھتے ہیں، کاش! اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا، تدبر سے، تجسس سے، غور و خوض سے ہم سب کچھ اس سے سیکھ سکتے ہیں، اور حاصل کر سکتے ہیں قال علی جمیع العلم فی القرآن لکن تقاصر عنہ افہام الرجال قرآن شریف نے ہمکو رہنے سہنے کے طریقے بتائے ہمکو اسلام کی اشاعت کا حکم فرمایا۔ اغیار سے برتاؤ بتایا جو لوگ از راہ کوربینی و کوتاہ اندیشی حق سے آنکھیں میچ کر، جماعت اہلحدیث پر اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ جلسے و کانفرنسیں کہاں سے سیکھیں۔ پیغمبر علیہ السلام نے اپنی حیاتی میں کہاں کیں؟ اصل میں ان معترضین کو تعصب نے مجبور کر دیا کہ فکر سالم، نظر غائر و عقل صحیح کو استعفےٰ دیویں اور اندھا دھند ایک طالب حق داعی الخیر آمر بالمعروف و ناہی عن المنکر جماعت پر فضول اعتراض کریں۔ آئیں ذرا ہوش سنبھالکر۔ ہم اُن کو بتاتے ہیں اُن کی تسلی کرتے ہیں اُن کو منواتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث سر مو بھی قرآن و حدیث کے قواعد سے، اُس کے بتائے ہوئے احکام و اصول سے متجاوز نہیں ہیں۔ اور مبلغ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے پورے پورے مقلد ہیں اسلام کے ہر ایک رکن، ہر ایک بنا، ہر ایک اصول سے اتفاق و اتحاد ظاہر ہے۔ نمازوں کی جماعت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی۔ کیوں؟ چند لوگ جمع ہو جاویں آپس میں تبادلہ خیالات کریں۔ ایک کو دوسرا اگر کسی غلطی پر دیکھے تو اُسکو متنبہ کرے۔ اللہ عزوجل نے جمعہ کا حکم مسلمانوں کو دیا۔ واہ وا۔ اب آپ مانینگے کہ اسلام نے تبلیغ اسلام سکھائی ہی کانفرنسوں اور انجمنوں کے ذریعہ دینا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.

جمعہ میں تمام لوگ شہر کے اور تمام اردگرد کے گاؤں کے ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اُن کو علماء لوگ اسلام کی تلقین کرتے ہیں، وعظ سناتے ہیں سچے اصولوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ ان میں اگر کسی ایک کو تکلیف ہو تو دوسروں کے آگے کہتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں بمصداق آیہ کریمہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ جو کچھ اپنے اماموں سے، علماء وں سے، پیشواؤں سے سنتے ہیں وہ جا کر اپنے اپنے گاؤں میں اپنے اپنے محلوں میں بتاتے ہیں کہ آج ہمنے یہ مسئلہ سنا۔ کیا یہ کانفرنس نہیں، انجمن نہیں تو اور کیا؟ کاش معترض صاحب ذرا عقل سے اپنی (نام نہاد) تحقیق سے کام لیتے جس کے وہ مدعی تھے۔ بھلا اور سنو۔ اللہ عزوجل ہمکو ایک بڑی کانفرنس، ایک عظیم الشان انجمن کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔ وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ یَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ اے نبی! لوگوں کو کہدے تاکہ دور دور سے یا پیادہ، اونٹوں پر جس طرح اُن سے ہو سکے آسانی سے یہاں (یعنی مکہ میں بیت اللہ میں) آکر جمع ہو جاویں تاکہ اپنے فائدہ کو پہنچیں اپنی دلی مرادیں حاصل کریں۔ ایک ملک کا باشندہ دوسرے ملک کے باشندہ سے ملے اپنا حال بتائے اُس کا سُنے۔ اللہ کا نام ذکر کریں۔ اعلاء کلمۃ اللہ میں دل و جان

ahmadimuslim.de

سے مدد دیں۔ ایک ملک میں اسلام کم ہے تو لوگ وہاں جائیں تبلیغ کریں یہ ہے خدائی حکم۔ اہلحدیث کانفرنس ہے کیا؟ چند ایک علماء کرام کا گروہ ہے جو کہ ملک کے ہر ایک حصہ میں، ہر ایک ناحیہ میں ہر ایک طرف اللہ کے سچے دین کی منادی کر رہے ہیں لوگوں کو جو کہ اپنے سچے اسلامی اصول بھلا چکے ہیں اور اپنے قدیمی جوہر کو ویران کر چکے ہیں خواب غفلت سے جگانے کے لئے، اُن میں اسلام کی سچی روح پھونکنے کی خاطر اُن کو بدعات و منہیات و خلاف شرع کاموں سے روکنے کیلئے کما حقہٗ و کما ینبغی سرگرمی دکھا رہے ہیں جزاھم اللہ خیرا۔ ان اجرھم الا علے اللہ!

انہی کی ساعی جمیلہ سے چند ایک جگہ اہلحدیث انجمنیں قائم ہوئیں الحمد للہ کہ ہم اللہ عز و جل کے حکم کی تعمیل میں قاصر نہیں رہے۔ قولہ تعالیٰ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (مسلمانو) تم میں سے ایک ایسا گروہ ہونا چاہئے یعنی تم ایسی انجمنیں قائم کرو جن کا کام جا جا کر لوگوں کو توحید سکھانا ہو اور صراط مستقیم بتا دیں اور کفر و شرک کی تاریکی و ظلمت سے جہالت کی عصبیت و حمیت سے لوگوں کو بچائیں۔ کس سے! قرآن و حدیث کے نور سے، نور ایمان سے، شمع خدائی سے۔

جو امت جو پارٹی یا جس مجلس کا یہ کام ہے وہی فلاح پاوینگے، خدا کے سامنے سرخرو ہونگے۔ اور اُن کے لئے اجر عظیم ہے۔ اور اہلحدیث کانفرنس اور انجمنوں کا مدعا یہی ہے، آگے جا کر اُن لوگوں کے لئے سخت عتاب ہے جو اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس کار خیر کی چلتی گاڑی میں روڑا اٹکاتے ہیں اور باوجودیکہ اُن کے پاس اس کے جواز میں قرآنی آیات صریحًا دال ہیں اور وہ قرآن و حدیث سے سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اطاعت نبوی ہی اُن کے لئے باعث نجات ہو سکتی ہے تاہم وہ جان بوجھکر تخلف پر کمر بستہ ہیں۔ اختلاف و تفریق بین المسلمین اُن کا شیوہ ہے۔ پیغمبر خدا صلعم کی تقلید پر قانع نہیں بلکہ ادھر ادھر ماسوا پیغمبر کے اماموں وغیرہ کی تقلید کو باعث عزت و رسول خدا صلعم کی اتباع کے ہم پلہ و ذریعہ نجات سمجھتے ہیں ....

.... اور جان بوجھکر نئے نئے شگوفے، رخنہ اندازیاں، نئے نئے اختلافات پیدا کرتے ہیں۔ اُن لوگوں سے بچو۔ وہ لوگ کبھی بھی اپنے ارادوں میں، دلی مطالب میں کامیاب نہ ہو سکینگے۔ اور اُن کے لئے اس تفریق و دوئی کی پاداش میں قیامت کو ایک بہت بڑی سزا ہے۔

میرے معزز و محقق حنفی معترض اب امید ہے کہ کبھی بھی ایسے بیجا و قابل تضحیک و تحقیر سوالات و اعتراضات سے خامہ فرسائی کی تکلیف نہ کرینگے۔ اس سے ناحق دل شکنی ہوتی ہے۔ اپنا اللہ اللہ کرو۔ صراط مستقیم و راہ حق کی تلاش کے محقق بنو نہ کہ اپنے ہی ایک دست و بازو کو کاٹنے لگجاؤ۔ خواہ کیسا اختلاف ہے، تاہم یہ بھی اسلام کے نام لیوا ہیں۔ ایک مسلمان کی شان نہیں کہ دوسرے پر طعن کرے۔ نصاریٰ و یہود کو حکم ہے کہ اے اہل کتاب آؤ ہم اس اصول پر یکجا ہو جاویں جو کہ ہم تم میں ایک ہے یعنی الا نعبد الا اللہ الخ پس ہم مسلمان ہو کر کیوں ایسے اختلافات و نزاع کو گوارا کریں۔ اللہ عز و جل ہمکو صراط مستقیم پر ہی قائم رکھے۔ آمین۔

خاکسار خادم العلماء عبد الرحمٰن خلیل بن
مولوی محی الدین صاحب نظام آبادی ضلع گوجرانوالہ

وہابی چہ معنی؟

ناظرین اخبار گہربار اہلحدیث! السلام علیکم۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اہلحدیث مجریہ ۵ ربیع الاول ۳۲ھ نمبر ۱ جلد ۱۲ میں عبد الرحیم و سراج الدین صاحبان نے بعنوان "علمائے حنفیہ کرام سے چند سوال" پندرہ سوال کئے تھے۔ اگر بغور دیکھا جائے تو آپ نے یہ پندرہ سوال تعصبًا نہیں کئے ہیں بلکہ محض وہابی میں امتیاز کے لئے (اگرچہ اُن کی نیت کو بجز خدائے پاک کے کوئی نہیں جانتا مگر بموجب حکم ان بعض الظن اثم اور ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ہمیں نیک گمان کرنا اور بدگمانی سے بچنا چاہئے) ہم نے بہت مولویوں سے جو اپنے آپ کو حنفی کہلاتے ہیں میلاد مروجہ حال اور مذہب اربعہ کے بارہ میں گفتگو کی تو اُنہوں نے ادھر ادھر بہت کچھ الاس پلاس کر کے آخری فیصلہ یہ کیا کہ جب مکہ معظمہ میں ہے تو ہمکو انکار کا ہے کا۔ یہ لوگ ہر بات میں مکہ مدینہ کو سندًا پیش کرتے ہیں۔ پس اس بناء پر اگر اُنہوں نے علماء حنفیہ ہی سے جواب طلب کیا ہے تو کون سا مضائقہ۔ اگر علماء حنفیہ کرام سے چند سوال کے عنوان کی بجائے علماء حنفیہ سے چند سوال یا ایسا ہی بالفاظ دیگر لکھتے تو البتہ تعصب کی بو سونگھنے والے کو کچھ بو ملتی حالانکہ "علماء حنفیہ" کے ساتھ لفظ کرام بھی لگا ہوا ہے جس سے بجائے تعصب کے توقیر ثابت ہوتی ہے۔ پھر بھی ایک صاحب نے اہلحدیث مجریہ ۲۶ ربیع الاول نمبر ۵ جلد ۱۲ کے صفحہ ۱۱ میں زیر عنوان "اظہار رائے دربارہ سوالات از علماء حنفیہ" سائلان مذکوران الصدر کو من المتعصبین گردانا ہے۔ ناظرین پھر ذرا اُس پرچہ کو اُٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب مولانا ایڈیٹر صاحب نے اس پر جو لکھا ہے اُس کا ماحصل یہ ہے کہ سوالات میں جن رسومات کا ذکر ہے اُن کے کرنے والے اپنے کو حنفی کہلاتے ہیں۔ بلکہ اُن رسوم کے منکر کو وہابی کہتے ہیں اسلئے سائل کو حنفی علماء کہنا پڑا۔ میں کہتا ہوں وہابی چہ معنی؟ اس سے بھی اعلےٰ درجہ کے الفاظ اُن رسوم کے منکرین (اہلحدیث) کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بمصداق مشتے نمونہ از خروارے صرف ایک ہی صاحب کے ملفوظات نقل کئے دیتا ہوں۔ امید کہ ناظرین ٹھنڈے دل سے سنیں گے۔ ذریعۃ شرح کریما میں مولوی محمد نذیر صاحب رامپوری جو بقول مقرظ اور صاحب طبع اُس شرح کے عالم اکمل فاضل اجل حافظ قرآن حاجی حرمین ہیں، اقول سعدیؒ

اہلحدیث کا مذہب ... ۳۵۸

حبیب خدا اشرف انبیاء، کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ے ودلائل افضلیت واکملیت واشرفیت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اظہر من الشمس و انور من الامس اند کہ از قرآن مجید وتوریت وانجیل وزبور ودیگر صحائف واحادیث قدسی باید جست - بہر حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکرم الاولین واشرف الآخرین و افضل الانبیاء والمرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین. ہرگاہ کہ برہان کامل کلام اللہ مجید بر اکمل وافضل واشرف بودن حضور صلے اللہ علیہ وسلم شاہد ناطق ہست پس حاجت دیگر ادلہ نیست اگر چشم خدا بینی کسے دارد بر آں مخفی نیست ورنہ شپرہ از آفتاب اجتناب کند وفرقۂ گمراہ وہابیہ کہ مصداق کَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ اند در علم خدا از ازل شقی و بدبخت پیدا شدہ اند بر قول وفعل شان اہل ایمان کے عمل کنند وکجا پاشند اہل اسلام ازیں گمراہان واز صحبت ناپاک شاں دور مے باشند - خدا از دشمنان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم واز اعدائے خلفائے اربعہ ودشمنان اہل بیت واولاد وآل واصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمیع مسلمانان سنت وجماعت را برکنار داشتہ بمحبت خود ومحب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ومحب آل واصحاب واولاد وامجاد واہل بیت اطہار واتباع احباء اخیار واخلاء ابرار الیٰ یوم القرار برقرار داشتہ بمراتب اعلےٰ رساند وحسن خاتمہ نصیب فرماید اللّٰہم احفظنا من الوہابیۃ والروافض والخوارج وجمیع اہل الکفر والشرک والنفاق ویارب اوصلنا باہل الایمان والایقان فی الجنان ویا اللہ ارزقنا حلاوۃ الایمان والعرفان ویا مالک نجنا من النیران بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم والہ وصحابہ واولادہ واہل بیتہ وشہداء الکربلاء اجمعین آمین یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین؛

ناظرین گھرائیے نہیں اور سنیئے۔

اکنوں چند اشعار مولوی محمد حیات صاحب رامپوری غفر اللہ لہ برائے سوختن جگر وہابیہ مے نویسم ؎

جدا شانوں سے ہے شانِ محمد
خدا خود ہے ثنا خوانِ محمد
نبی ہوں یا ولی ہوں یا ملائک،
ہیں سب ممنون احسانِ محمد
خدا بخشے گا ہم کو تم کو سب کو
میاں ہم ہیں غلامانِ محمد
اگرچہ پُر خطا ہوں میں و لیکن
نہیں چھوڑوں گا دامانِ محمد

وچند شعر سید دلدار علی صاحب مذاقؔ دہلوی شاگرد محمد ابراہیم ذوقؔ غفر اللہ لہم برائے سوختن جانہائے فرقۂ ضالہ وہابیہ درج شرح ہذا مے شوند - وآں اینست ؎

دشمنِ مصطفےٰ ہیں وہابی
دوست سے کب ہوا ایسی بے ادبی
بخدا کچھ عجب خبیث ہیں یہ
منکرِ آیت وحدیث ہیں یہ
رافضی خارجی کے ہیں یہ چھپ
کیونکہ ہیں دشمنِ رسولِ خدا
چڑ گئی ہے انہیں چہرہ توحید
ہیں یہ مشرک، نجس، خبیث و پلید
حق سے خالی ہے سب کلام ان کا
کفر سے شرک و چرک سے ہے بھرا
اے مذاقؔ ان پہ ہے خدا کی مار
اور نبیؐ و علیؓ کی ہے پھٹکار

باقی اشعار از مثنوی او باید جست،

ناظرین یہ ہے، ایک عالم اکمل، فاضل اجل، حافظ قرآن، حاجی حرمین کی ملفوظات، جسکو ہمنے انکی شرح مذکور سے ہو بہو حرفاً حرفاً نقل کیا ہے (جنکے نزدیک وہ کتاب ہو ملا لے سکتے ہیں) اب ہم اسکو کیا کہینگے تعصب کہہ سکتے ہیں یا تغضب یا اور کچھ؟ نہیں ہم اسکے سوا اور کچھ نہیں کہنا چاہتے ؎

بخندے اُس محبِّ سفاک کو اے داورِ حشر
خون خود ہم میں نہ تھا خون کا دعوےٰ کیسا

اللّٰہم احفظنا من التعصب والتغضب وسوء الاخلاق وجعل الحق باطلا والباطل حقا اللّٰہم اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم

(ابو المحامد محمد اسرائیل کفاہ اللہ الوکیل کرنجوئی بیربھومی خریدار اہلحدیث ۳۸۰۶)۔

بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

(۵ مارچ سے ملاکر)

اسی طرح بعض حال کے شاعروں کو سروں میں یہ خبط سمایا ہے کہ وہ ہندو شاعروں کی تصانیف میں ہفت اقلیم دکھانا چاہتے ہیں اور ان کی معلومات کا وسیع دائرہ بنانا چاہتے ہیں اور از خود لکھ لکھکر اخباری دنیا میں اڑاتے رہتے ہیں کہ ہمارے بزرگ ہفت اقلیم کے بادشاہ تھے۔ امریکہ اور یورپ سے خراج لیتے تھے حالانکہ اُس وقت وہ ملک آباد ہی نہیں تھے اور سرے سے آریہ ورت سے باہر کسی نے قدم نہیں رکھا۔ حال کے جغرافیہ سے واضح ہوا ہے کہ آریہ ورت بھارت کھنڈ کے علاوہ کوئی اور ملک بھی ہے چنانچہ آفق شاعر لکھنوی نے یہ ایک نیا اندھیر پھیلایا ہے کہ پنڈت سری رام چندر بنگالی کی ایک جھوٹی تحریر کی تصدیق کی ہے جو کہ اُس نے تعصب کی راہ سے شائع کی تھی اور آپنے مغتنمات سے سمجھکر اُسے اپنی تالیف کی ہوئی مہابھارت میں شائع کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ بنگالی پنڈت مذکور نے جمبو دیپ کے ۹ کھنڈوں کے حسب ذیل معنے لیئے ہیں:۔

(آ) بھارت ورش۔ کل ہندوستان

(۲) الاورت ایلاسکا ایشیائی روس اور کناڈا کا دریائی حصہ جو کہ آج کل دریا برد ہے۔

(۳) ہری ورش، روس ویورپ،

(۴) کرو ورش، ممکیکو، کوریا جاپان۔

(۵) رومیک کھنڈ۔

(۶) ہرینہ ورش۔ امریکہ متحدہ یونائیٹڈ سٹیٹس،

(۷) بھدرا شو ورش، گرین لینڈ، آئرلینڈ اسکے حصے دریا برد ہیں۔

(۸) کینتو مالی ورش، کمسکٹکا، روسی امریکہ، بیرنجی دریا،

[illegible] ۲۵۹ ، ۳۵ [illegible]

ahmadimuslim.de

ہے؛

(۹) کم پرش ورش، چینی، تاتار، ترکستان،

اس کے علاوہ سری وشنو کوش کے مصنف نے اور بھی اس اب میں ترقی کی ہے اور شہروں کے ناموں کے معنے بھی بدلے ہیں۔ غالباً ان دونوں شاعروں نے خواب میں یہ معنے حاصل کئے ہونگے اسی وجہ سے معنے بتانے والے کا پتہ نہیں دیا اور کسی پرانے کوش کا اس پر حوالہ بھی نہیں دیا۔ اور اس خواب کی اہل علم کے نزدیک تعبیر یہی ہے کہ حبك الشئ یعمی ویصم اور ان کی اس خواب کی پریشانی بوجوہ ذیل ثابت ہے۔

اوّل۔ ان لوگوں نے تعصب کہ جس کی وجہ سے اہل یورپ کی تمام عمر کی روائیاں ہول کے کاٹنے معلوم ہوتے ہیں اگر ان سے جیٹھ اساڑھ کا سورج نکلتا ہو تو انہیں پوس ماگھ کی آدھی رات کی کالی گھٹا نظر آتی ہے۔

دوم۔ یہ معنے ان شاعروں نے تصنیف کئے ہیں۔ ہندوں کی پرانی کتابوں میں نظر نہیں آتے اور نہ پرانی کتابوں میں لکھے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

سوم۔ ساتوں دویپ کی تقسیم جو کہ مہا بھارت بھاگوت وغیرہ میں مرقوم ہے وہ ان کے مخالف ہے۔ ان دویپوں کو جن جن دریاؤں نے محدود کر رکھا ہے وہ سری رام کی دیکھی ہوئی خواب کے ملکوں میں نظر نہیں آتے۔ بلکہ انہیں دویپوں سے منسوب ہیں جن کو انہوں نے محدود کر رکھا ہے۔

چہارم۔ جو جو دریا دویپوں اور کھنڈوں کے اندر بہتے ہیں وہ ہندوستان ہی میں موجود ہیں آپکے خوابی ملکوں میں نہیں پائے جاتے۔ پرانے جاگرتیوں نے الاورش کو الکونندا کے قریب دکھایا ہے آپ کی ایلا سکا وہاں نظر نہیں آتی۔ بھاگیرتی کو الاورش کی دوسری جانب دکھایا ہے۔ وہ آپ کے خواب میں دیکھے ہوئے ملکوں میں موجود نظر نہیں آتی۔

پنجم۔ جن پہاڑوں سے الاورش وغیرہ کھنڈ محدود ہیں وہ پہاڑ ہندوستان سے باہر نہیں پائے جاتے بقول سری رام جب کل عالم جمبو دویپ ہوگا تو سوچنے کی بات ہے تو باقی کے چھ دویپ یقیناً آسمان کے طبقے ہونگے کیونکہ تمام زمین تو جمبو دویپ کی نذر ہوگی۔ اب وہ دکھائیں تو کہاں دکھائیں۔ پھر اس پر یہ طرہ ان کے نو کھنڈ جو کہ جمبو دویپ سے بھی زیادہ ہیں کہاں سماوینگے۔

ششم۔ ہمارے رشیوں منیوں کے بنائے ہوئے سات دویپ اور ۴۹ کھنڈوں کی پیمائش کے رو سے اس قدر وسعت ہے کہ اس میں ۱۴ طبق سما سکتے ہیں۔ اور موجودہ دنیا اس میں ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے سورج کے روبرو ذرہ۔ پس بھارت ورش کل ہندوستان کو ماننا اور جمبو دویپ کل دنیاؤں کو ماننا یہ اپنے بزرگوں کی جاگرتی دانی کو بٹہ لگانا اور غیر وسیع معلومات کو محدود بنانا ہے یہ درحقیقت اپنے ہی بزرگوں سے دشمنی ہے۔ علماء یورپ وغیرہ کی تحقیق سے نہیں ذرا نئے نئے جاگرتی پرمیشور سے ڈریں۔ دنیا کو مغالطہ دینے کے لئے ست دھرم سناتن ودیا کا ناش نہ کریں۔

علاوہ بریں آپ نے یہ دوسرا اندھیر پھیلایا ہے کہ پرانے شہروں کے ناموں کو لوگوں کے دلوں سے اسطرح مٹایا ہے کہ جس طرح کسی کی دشمنی کی وجہ سے کوئی شے گہرے سے گہرے سمندر کی تہ میں ڈالدے کہ پھر نکال نہ سکیں ویسا ہی انہوں نے کیا ہے کہ پرانے شہروں کو ہندوستان سے باہر سمندروں سے پار بٹھا دیا ہے کہ کوئی ان کے درشنوں کو جا نہ سکے اور اپنی کمزوری کو ثابت کیا ہے کہ وہاں سے بھاگ کر ہند میں پناہ گزین ہو بیٹھے ہیں اور ملکوں کے ملک ہاتھ سے اپنے دے بیٹھے ہیں۔"

قدیم نام	مروجہ حال
اشوبات اشوکرانت	یورپ
مدکاسک	مڈگاسکر
ہیرو	سپیریا
تامس دیس	اسپین
ارنیک ترسک	یورپی ترکی
آورت	عرب
نرونا ش	مدینہ
کارسکار	مدینہ
ارگ	اسکلا پلونا

قدیم نام	مروجہ حال
ککٹ	بلجیم
وشوکرانت، اسی حنک	ایشیا
ترل کریا	سسلی
تال تو، کہک	تبت
ہرنیہ ورش	امریکہ متحدہ
اپ دویپ، رکش باس	بالائی افریقہ
کمار دویپ	امریکہ
اتر کمار	شمالی امریکہ
رتھ کرانت	افریقہ
بھدراشو	گرین لینڈ
پشوشیل	پرتگال
کابل کر دیج کومتہ	جرمنی
سینک	ہالی لینڈ
پٹ چر	اٹلی
مانک	ڈنمارک
شودریون	مکہ مدینہ
پارس	فارس، ایران
پاروت	تاتار، ترکستان
پرلبا، کہک	فرانس، بنگال
اشوک، اشوبا	اسٹیریا
شک، ترشک	ایشیا ترکی
اورتن	برطانیہ
اپواہ، اپرانت	سقط
بارن، بارد ہان	بالائی افریقہ
سوون بھوم	امریکہ
دکش کمار	جنوبی امریکہ
ہرنیہ پور	پیرو
سورجارکا	افریقہ

(باقی آئندہ)

ابو رحمت حسن میرٹھی از ہردوئی محلہ بورڈ نگمہ ہوس

معذرت

جو وقت فتوے لکھنے کا تھا اُسوقت مولانا صاحب انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسے میں تقریر کرنیکو تشریف لیگئے اسلئے فتوے نہیں لکھے گئے (منیجر)

متفرقات

تقریظات "مدینہ کانفرنس" یہ ایک نئی قسم کی کتاب ہے اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ سابق زمانہ میں چند علماء نے مدینہ منورہ میں جمع ہو کر اسلام اور ترقی اسلام پر مختلف تقریریں کی تھیں۔ تقریریں اس موضوع میں بڑی زبردست ہیں اُن کا ترجمہ مع دیباچہ کے اس کتاب میں کیا گیا ہے کتاب اپنے رنگ میں قابل دید ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ سب اچھا ہے قیمت عمر جو محنت اور لاگت کے مقابلہ میں کم ہے پتہ ...... (عبدالرحیم عبدالرحمٰن لاہور مسجد چینیاں)

جواب خریدار ۲۱۷ و ۲۰۸۴ خریدار ۲۱۷ نے کک اینڈ کیلوے کلکتہ کا حال دریافت کیا ہے اطلاعاً تحریر ہے "یہ ایک جوہری کی بڑی مشہور و معروف دوکان کلکتہ میں ہے اور اس کی شاخیں دلی اور شملہ میں جاڑے اور گرمی میں کھلتی ہیں درخواست پر کیٹلاگ کلکتہ سے مفت ملجاتا ہے۔ غالباً کنگ ہملٹن جوہری کے بعد اس دوکان کا نمبر ہے"

خریدار ۲۰۸۴ نے کتاب "نسخہ عقل و شعور" کی نسبت دریافت کیا ہے جواباً تحریر ہے کہ یہ کتاب کمیاب ہے ۱۸۷۵ء میں مطبع رتن پرکاش تنلام میں چھپی ہے ایک جلد ہمارے کتب خانہ میں موجود ہے مگر یہ کتاب کسی کو عاریتاً یا قیمتاً ہم نہیں دے سکتے۔ نیز یہ جاورہ اور تنلام ہی کے اطراف میں زیادہ تقسیم ہوئی ہے کیونکہ مصنف (مولوی نظام الدین مرحوم) کے زیادہ تعلقات اُسی طرف تھے۔ اس کتاب کا تاریخی نام "نظام خاکسار" ہے غالباً جاورہ و تنلام میں بقیمت ملجائے گی۔ والسلام

ایڈیٹر۔ کتاب عقل و شعور، غلام رسول سے معرفت مولوی عبدالغفار محلہ وزیر آباد شہر ملتان بقیمت للعہ مل سکتی ہے۔

طبی جواب بجواب سوال حاجی واصل حسین صاحب آپ اطریفل گشنیزی تیار شدہ دواخانہ ہندوستانی دہلی مسیحا ماقم الوقت سے بذریعہ وی پی منگوا کر بطریق ذیل استعمال کریں۔ اور دو ہفتہ متواتر استعمال کر کے نتیجہ سے اطلاع دیں:

طریق استعمال۔ ۶ ماشہ علے الصبح اور ۶ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ شیر گاؤ پختہ جوش دادہ نیم گرم۔ غذا مرغن۔ پرہیز از جملہ ترش اشیاء (راقم خاکسار نور الدین حکیم حاذق موچی دروازہ لاہور)

عجیب مخلصانہ درخواست ایک صاحب (خریدار ۳۶۷۹) تجویز پیش کرتے ہیں کہ آپ (خاکسار ایڈیٹر) جو جمعہ کے روز خطبہ میں تقریر کرتے ہیں وہ تقریر اخبار اہلحدیث میں درج ہو کر ناظرین تک پہنچائی جائے۔ ثبوت تو اسکا احادیث میں ملتا ہے۔ حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں خطبہ پڑھا تو ایک صحابی ابو شاہ نے لکھوانے کی درخواست کی حضور نے فرمایا اسکو لکھدو۔ خود حضور نے بھی حاضرین غائبین تک پہنچایا۔ ثبوت تو ملتا ہے مگر کرسکوں یا ادا ہو سکے۔ یہ مشکل ہے۔

یاد رفتگان میرے ایک مخلص دوست منشی محمد ظہور صاحب کی اہلیہ انتقال کر گئیں انا للہ (حسن خان از سنگبیر)

میرے والد مرحوم انتقال کر گئے بڑے حامی توحید و سنت تھے (مولوی خداداد پنجابی از دہلی محلہ چل قبر)

میرے محب صادق محمد عصمت اللہ صاحب طاعون سے انتقال کر گئے (محمد نذیر اہلحدیث از مئو ناتھ بھنجن)

سخت صدمہ ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن سوہیاں خورد ضلع امرتسر نوجوان صالح اسی ہفتے اچانک طاعون سے انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ ناظرین سے درخواست ہے مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں اللھم اغفرلھم وارحمھم:

محمدیہ کمپنی کی بابت اطلاع دیجاتی ہے کہ جس شخص کیطرف گیارہ سو کی رقم باقی تھی اسکی بابت سنا کہ ہتھوڑ ضلع چپرہ میں اُسنے مال فروخت کیا ہے اور رقم ملنے والی ہے چنانچہ مختار کمپنی کو یہاں سے روانہ کیا گیا مگر وہ شخص مختار کے پہنچنے سے پہلے ہی رقم لیکر مظفر پور چلا گیا تھا مختار وہاں ہی پہنچا اور بمشکل دو سو روپیہ وصول ہوا۔ باقی کے لئے وعدہ۔

آجتک ہندوستان میں ۵۷ بنک ٹوٹے ہیں جنہیں شرکا کو کوئی روپیہ ہر بھی نہیں ملے۔ محمدیہ کمپنی کے کارکنوں کی نیک نیتی کا اثر ہے کہ اس کے ٹوٹنے پر بھی فی روپیہ ۱۳ر تو تقسیم ہو چکے ہیں باقی سے بھی مایوسی نہیں۔ خدا کرے پائی پائی وصول ہو جائے۔

انجمن اخوان الصفا اس انجمن کا ذکر اہلحدیث کے کئی نمبروں میں ہوا مگر جلسہ میں مصروفیت کی وجہ سے پھر رہ گیا دوران جلسہ میں بھی کئی ایک ممبر بنے جن کے نام یہ ہیں:۔ مولوی بشیر الدین صاحب موضع بھوگاؤں ڈاکخانہ بہت آباد ضلع دیناجپور بنگال۔ چندہ ۸ر + مولوی امداد حسین صاحب پنشنر تحصیلدار از مقام کتھوا ڈاک خانہ کٹھرہ ضلع الہ آباد ۸ر + عبد المتعال خان سوداگر منڈلا ۸ر + مولوی حافظ محمد یحییٰ صاحب موضع رکسیا ڈاکخانہ رولی سید پور ضلع مظفر پور ۸ر + مولوی ابوبکر صاحب جونپور محلہ قضیانہ ۸ر + مولوی قمر الدین صاحب مہتمم مدرسہ قرآنیہ جونپور محلہ قضیانہ ۸ر + مولوی فخر الحسن صاحب ٹانڈہ ضلع فیض آباد ۸ر + محمد بن سلطان شاہ جونپور محلہ قضیانہ ۸ر + بابو اسحاق خان بدایونی گرداور قانون گو مرزاپور پرانی بزازی ۸ر + سید عبد السلام بلہاری صہ + عطاء اللہ طالبعلم مدرسہ حاجی علیجان مرحوم دہلی ۸ر + مولوی محمود بنارسی برادر مولوی ابو القاسم صاحب محلہ دارانگر ۸ر + مولوی اسمٰعیل صاحب کرمی ڈاک خانہ رودر نگر ضلع بیربھوم بنگال صہ + حاجی قطب الدین امام مسجد وڈالی دوگراں ڈاک خانہ جنڈیالہ ضلع امرتسر ۸ر + جملہ سابقہ جمع کل للعہ + ان صاحبوں میں سے کسی کی رقم کم و بیش ہو یا پتہ قابل اصلاح ہو تو اطلاع دیں۔ حساب آئندہ پرچہ میں شائع ہوگا۔

علماء و طلباء کو خوشخبری (دینیہ عربی کتابیں) اکثر احباب کو مولانا وحید الزمان صاحب حیدر آبادی کی کتاب ہدیۃ المہدی کے کل حصص کی خواہش تھی اور اُن کے خطوط کتاب مذکور کی طلب میں آتے رہتے۔ اُن کو مطلع کرتا ہوں کہ مولانا ممدوح نے ہدیۃ المہدی کے کل حصے علماء و طلباء کو مفت تقسیم کرنے کیلئے خاکسار کے پاس بھیجدئے ہیں اس لئے شائقین جلد درخواست بھیجیں اور ساتھ ہی محصول کیلئے

حکیم شمس الدین صاحب امرتسر کڑہ سفید طالبان کتاب "طاعون معظم" کو اطلاع دیتے ہیں کہ ۱ر کے ٹکٹ بھیجکر کتاب منگوالیں +

انتخاب الاخبار

انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ اس سال سنین گزشتہ کی نسبت قدرے کم رہا۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی تقریر کا عنوان تھا "ہمارا تمدن" جس میں انہوں نے علماء تعلیم یافتہ اور دیگر مسلمان پارٹیوں کو ان کے نفاق انگیز رویہ کی اصلاح تمدن کی طرف توجہ دلائی۔ حاضرین نے لیکچر کو نہایت غور سے سنا اور بہت متاثر ہوئے۔

امرتسر میں ہنوز قدرے طاعون ہے۔

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ ۲۸ مارچ سے ۴ اپریل تک جو خبریں ہندوستان میں پہنچی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے انگریزی ڈاک کے جہاز فلابا کو غرق کر دیا ہے یہ جہاز مغربی افریقہ کی ڈاک لیجا رہا تھا۔ اس میں علاوہ ملازموں کے ۲۴۰ مسافر بھی سوار تھے جن میں سے ۱۵۰ بچا لئے گئے باقی ۱۰۰ غرق ہو گئے۔

اسی آبدوز کشتی نے انگریزی تجارتی جہاز ایگیلا کو بھی غرق کیا ہے۔

ایک آبدوز کشتی نے ملک ہالینڈ کے ایک سٹیمر کو غرق کر دیا ہے۔

محکمہ بحری انگلستان نے اعلان کیا ہے کہ جرمن آبدوز کشتی "میلو ۲۹" مع تمام آدمیوں کے غرق ہو گئی ہے۔

ایک فرانسیسی جنگی جہاز نے ایک جرمن آبدوز کشتی پر گولے پھینکے کشتی پانی میں غوطہ لگا گئی اس کی جگہ پانی میں تیل تیرتا ہوا دیکھا گیا۔

انگریزی تجارتی جہاز ڈونیٹلن کا ایک جرمن آبدوز کشتی نے ۸ گھنٹے تک تعاقب کیا مگر وہ بچکر ڈبلن میں پہنچ گیا۔

ایک اور انگریزی تجارتی جہاز "سٹی آف کیمبرج" کا جرمن آبدوز کشتی نے تعاقب کیا مگر اس کے کپتان نے اس پھرتی سے جہاز کو بچایا کہ آبدوز کشتی اس پر تارپیڈو نہ پھینک سکی۔

ایک انگریزی تجارتی جہاز فلیمنز جو گلاسگو سے کیپ ٹاؤن کو جا رہا تھا اسے کسی جرمن آبدوز کشتی نے غرق کر دیا۔

متعدد جرمن جنگی جہاز اور دو ہوائی جہاز بحیرہ شمالی کی طرف جاتے ہوئے دیکھے گئے۔

موسم کے صاف ہو جانے پر دردانیال میں پھر جنگی کارروائیاں شروع ہو گئی ہیں۔

روسی بیڑے نے بھی باسفورس کے قلعوں پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔

ترکوں کا سب سے بڑا جنگی جہاز گوبین مرمت ہو گیا لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی رفتار ۲۷ میل کی بجائے ۱۸ میل فی گھنٹہ رہ گئی ہے۔

ترکوں کا ارادہ ہے کہ اپنے تمام بیڑے کو جمع کر کے یکلخت روسی بیڑے پر حملہ کر دیا جائے۔

لیباؤ (روس) پر جرمن جنگی جہازوں نے گولہ باری کی جس سے پندرہ مکانوں کو نقصان پہنچا اور ایک آدمی ہلاک ہوا۔

اعلان کیا گیا ہے کہ بحیرہ بالٹک میں روس کے چار ڈریڈ ناٹ اور چار سپر ڈریڈ ناٹ بنکر تیار ہو گئے ہیں جس سے روس کی بحری طاقت کافی مضبوط ہو گئی ہے۔

آسٹروی شہر پرزمیل سے روسیوں نے سپاہیوں کے علاوہ ۴۷۲ افسر بھی گرفتار کئے ہیں جو سب کے سب ہنگری کے معززین سے ہیں۔

بابعالی نے دار الخلافت قسطنطنیہ کا نام "دار الخلافۃ العالیہ" قرار دیا ہے۔

علاقہ کوہ قاف میں بمقام ساری کمش ترکی اور روسی فوجوں میں سخت خونریز لڑائی جاری ہے۔

کوہ کارپتھین (آسٹریا) میں روسی اور آسٹروی فوجوں میں بھی نہایت شدت سے جنگ ہو رہی ہے

آسٹروی فوجوں نے صوبہ بکووینیا سے گزر کر روسی علاقہ پر حملہ کر دیا ہے۔

جرمنوں نے سلطنت رومانیہ پر سخت زور ڈالا تھا کہ وہ ایک جرمن جیش کو رومانیا میں سے گزر کر ترکوں سے جا ملنے دے مگر رومانیا نے اجازت نہ دی۔

رومانوی سفیر متعینہ لندن نے اعلان کیا ہے کہ رومانیہ اخیر تک غیر جانبدار رہیگا۔

بہت سی جرمن فوجیں مشرقی میدان جنگ کو جا رہی ہیں۔

روسیوں کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ وہ کرہنوپل کے قریب پیشقدمی کر رہے ہیں۔

ہالینڈ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ مسلسل افواہیں پھیل رہی ہیں کہ اتحادیوں نے دریائے ایسر (واقعہ فرانس) پر جرمن صفوں کو توڑ کر انکے میسرہ کو باقی فوج سے منقطع کر دیا ہے۔

دشت پریٹر (فرانس) میں فرانسیسی فوج نے ایک جرمن خندق کی لائن پر قبضہ کر لیا ہے۔

علاقہ ارگون (فرانس) میں فرانسیسی فوج نے ۱۵۰ میٹر جرمن خندقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

فرانسیسی ہوابازوں نے دوور اور شمپین کے سٹیشنوں اور فوجی چوکیوں اور شہر سانسان پر ۴۲ گولے پھینکے۔ بلجیم میں انہوں نے بروجز کے سٹیشن اور ہوابازی کے کیمپ پر بھی گولے پھینکے۔

انگریزی اور جرمن ہوائی جہازوں میں لڑائی ہوئی۔ ایک جرمن ہوائی جہاز نیچے گرا لیا گیا اور اسکے دو ہواباز مارے گئے۔

سابقہ وزیر خارجہ فرانس نے لکھا ہے کہ جرمنی عمداً و قصداً (ہالینڈ کے تجارتی جہاز غرق کر کے) ہالینڈ کو اشتعال دے رہا ہے تاکہ انگریزی اور جرمن بیڑوں کے جنگ میں جو ایکدن ہونیوالی ہے ایک بحری مستقر حاصل کر سکے۔

ایک جاپانی فوجی مشن فرانس کے طریق جنگ کا معائنہ کرنے کیلئے فرانس میں وارد ہوا ہے۔

سرحدی جدران قبیلہ کا ایک لشکر وادی ٹوچی کے کسی مقام پر حملہ کرنے کیلئے جمع ہو رہا تھا جب اسکی تعداد آٹھ دس ہزار تک پہنچ گئی تو انگریزی فوج نے اس پر حملہ کر کے اسکو بھگا دیا سرحدیوں کے دو سو آدمی مارے گئے تین سو زخمی ہوئے۔

غریب فنڈ میں اس ہفتے مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں۔ مولوی عبدالستار خان از ٹارسی ۶/ فتوائے فنڈ عہ بقایا سابقہ ۱۲ عہ کل للعہ + ایک اخبار بنام ولائت اللہ مسیح حاجی جان مرحوم دہلی جاری کیا گیا عہ داخلہ از سائل مذکور باقی ہے نقد ادا ما بعد سال ھذا ۲۷ +

مومیائی

۲۹/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑہاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ جوڑوں کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے بچے جوان کے لئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے ایک تولہ سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۲ پاؤ پختہ ۷ مع محصول وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

نادر شہادات

جناب مولانا مولوی حکیم عبدالسلام صاحب مبارکپور ضلع اعظمگڈھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ابہی ایک چھٹانک مومیائی میں نے آپ کے کارخانہ سے منگوائی تہی۔ ایک تولہ تو ایک ایسے شخص کو دی جنکا بدن نہایت ضعیف ہو گیا تھا بدن میں خون بہت کم تہا جس سے کئی عوارض پیدا ہو گئے تہے۔ اور کئی نسوانی بیماریاں انکو پہلے سے تہیں۔ اس کے استعمال سے اونکو بہت فائدہ ہوا۔ انہوں نے اپنی ایک اور سہیلی کو مومیائی دی۔ اوسکو بہی فائدہ ہوا۔ اب اونکی فرمایش ہے کہ تین چھٹانک مومیائی کی تین ڈبیا اور بھیجدیں والسلام (۲۰ مارچ ۱۵ء)

جناب محمد عبدالرحمن صاحب پوراہاٹ ضلع جلپائی گوڑی سے رقمطراز ہیں۔ کہ مومیائی آدھ پاؤ جلد روانہ کریں۔ ایک مرتبہ آچکی ہے۔ مجکو بڑا فائدہ ہوا ہے (۲۲ مارچ ۱۵ء)

جناب منشی محمد ولیت صاحب ضلع دیناجپور سے لکھتے ہیں۔ کہ میرا ایک ماموں جو بہت بیمار تھا۔ آپکی مومیائی سے اچھا ہو گیا تین ڈبیا اور بھیجدو (۲۳ مارچ ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

مفید کتابیں

۳۰/۵۲

الغزالی } یعنے حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری جس کے پہلے حصہ میں ولادت۔ سن رشد۔ تحصیل علوم۔ دربار کا تعلق۔ نظامیہ کی تدریس ترک تعلقات سفر۔ عزلت نشینی۔ حاسدوں کی مخالفت اور وفات کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں تصنیفات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ و تنقید ہے جس سے مفصل معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ امام صاحب نے علم کلام۔ علم تصوف اور علم اخلاق کو کس حد تک ترقی دی۔ اور مسلمانوں کی ملکی۔ علمی۔ عملی اور اخلاقی حالت کو کہاں تک سدہارا مولفہ علامہ شبلی رعایتی قیمت ۱۲/ عہ

سفرنامہ مصر۔ روم۔ شام ۔ جس کو مولانا شبلی نعمانی پروفیسر عربی لٹریچر مدرسۃ العلوم علیگڈہ نے روم۔ مصر و شام کے سفر سے واپس آکر ترکوں کی تمدنی حالت اور حسن معاشرت سے عوام کو آگاہ کرنے کیلئے ترتیب کیا جس میں علاوہ ان دلچسپ جزئی واقعات کے جو سلسلہ بیان میں آگئے ہیں قسطنطنیہ۔ بیروت۔ بیت المقدس۔ قاہرہ وغیرہ کے متعلق اجمالی حالات قدیمہ عمارات۔ سررشتہ تعلیم۔ دارالعلوم۔ مدارس۔ ریلوے لائنگ طلبا کی تربیت۔ مصنفین کی تصنیف۔ کتبخانہ۔ اخبارات۔ مشہور پاشاؤں اور ارباب کمال کی ملاقات ترکوں اور عربیوں کے اخلاق و عادات کو تفصیل سے لکھا ہے رعایتی قیمت ۱۲/ عہ

سیرۃ النعمان (مولفہ شبلی) } یعنے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی سوانح عمری۔ جس میں امام صاحب کے نام و نسب۔ ولادت۔ سن رشد تعلیم و تربیت۔ عام اخلاق و عادات۔ مناظرہ و فتادے۔ ذہانت و ظرافت علم کلام۔ فن حدیث۔ فن فقہ پر تفصیلی ریویو۔ خاتمہ میں امام صاحب نامور اور ممتاز شاگردوں کے حالات ہیں رعایتی قیمت ۲/ عہ

الہارون } خلیفہ ہارون الرشید اعظم کی سوانح عمری۔ اسلامی تمدن و شکوہ کا نظارہ (مولفہ علامہ شبلی) رعایتی قیمت ۱۲/ عہ

المامون } مامون الرشید کی ولادت۔ تعلیم و تربیت۔ ولیعہدی تخت نشینی۔ خانہ جنگیاں۔ فتوحات ملکی۔ مع رسالہ جزیہ رعایتی قیمت ۱۲/

تقویۃ الایمان ۔ مصنفہ مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کاغذ۔ لکہائی چہپائی نہایت اعلےٰ ۱۲/

سیرت عثمان ۔ یعنے ذوالنورین امیرالمومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلیفہ سوم کی سوانح عمری ۶/

تذکرۃ الحسین } یعنے جناب ابو عبداللہ سید الشہدا حسین ابن علی علیہ السلام کی سوانح عمری اور مصائب کربلا کے سچے اور صحیح صحیح حالات ۴/

اسلام اور علمائے فرنگ } اسلام کی عظمت و صداقت پر یورپین فاضلوں کی آرا کا مجموعہ ۲/

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈہاب کھٹیکاں

اشتہار عام ۸/۱۰

ہماری دکان میں لونگی - پٹکہ - سوتی - ریشمی - و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں - اور دکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی

المشتہران

غلام محمد خان حسن محمد خان لونگی فروشان

ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کے رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عمر

طلا - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں - ۱۴ دن کے اندر دور ہوجاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اس کے استعمال سے فربہی - درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے - عہر

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی - خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے عہر

سرمہ مفید چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند - جالا - غبار - پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہوجاتی ہے فی تولہ عمر

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوجاتی ہے - اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہوجاتی ہے فی تولہ ۸ر

ملنے کا پتہ

منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

سراج الدین معروف جامع العلوم اتفاق المخلوق المعروف بحر محیط

کتاب کا نام ہی سنکر معلوم ہو جاوے گا - قرآن شریف وحدیث شریف سے لیکر عالمگیری وہدایہ وغیرہ سے بار اتر کر احیاء العلوم اور غنیۃ الطالبین اور مثنوی سوم سے لیکر وید - پران - گرنتھ تک مضمون کو جا بجھایا ہے اور ایک مضمون کو ہزار ہا مضمون سے مدلل کیا ہے زیادہ تعریف فضول - پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں - قیمت ہر دو حصہ ۸ر مع محصولڈاک اگر شک ہو تو محصولڈاک بھیجکر پہلے مفت منگوالیں ایک روپیہ کے خریدار سے چاروں عدد مع محصول ڈاک اور تقلید شخصی اور بشارت محمدی مفت دی جاویگی - تبادلہ کتب بھی ہو سکتا ہے - مکمل کتاب بارہ سو صفحہ کی ہوگی المشتہر

عبد العزیز ولد مولوی ابوالحسن صاحب مصنف

فیض الباری المعروف صحیح بخاری و مترجم غنیۃ الطالبین وتلخیص الصحاح ومشکوۃ شریف وتجلی سبحانی وکامن ربانی وغیرہ وغیرہ موضع بنیج گراؤں ڈاکخانہ رچھاڑہ ضلع سیالکوٹ

المشیر صوبہ متحدہ کا ایک مشہور و درخشان اخبار ہے جس میں علاوہ ہر قسم کے دلچسپ مضامین کے موجودہ جنگ عظیم کے متعلق نہایت زبردست اور مفید معلومات سے لبریز مضامین اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں قیمت سالانہ تین روپیہ مقرر ہے مگر ہم اپنے حلقہ ناظرین میں مزید اضافہ کرنیکی غرض سے اعلان کرتے ہیں کہ جو ناظرین اہلحدیث میں سے جو صاحب ۳۰ اپریل ۱۵ء تک مبلغ تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں گے انکو ایک روپیہ کی کتب ذیل جو نہایت دلچسپ ہیں مفت دی جاویگی - قال اللہ وقال الرسول ۵ اصلاح البشر ۳ر اسلامی حقوق ۱ر اسلام کی ترقی اور تنزل کے اسباب قول الفقہا ۱ر آئم روپیہ کی ہر کل عمر اس صورت میں اخبار المشیر صرف دو روپیہ دیکھا ہی یکسال تک حاضر ہوتا رہیگا حالانکہ دو روپیہ پیشتر ہی قیمت مقرر ہے خط لکھتے وقت حوالہ اخبار اہلحدیث دیں

منیجر اخبار المشیر مراد آباد

رعایتی اشتہار کتب

جو شخص مجھ سے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ۵ ماہ رجب ۱۳۳۴ھ تک طلب کرے اوسکو اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی محصول وی پی میرے ذمہ ہے - سوانح احمدی یعنی حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی ۱۲ عہ رعایتی عہ عہ حضور نماز مصنفہ مولوی سید احمد صاحب نو دی برادر مولوی عبد الجبار صاحب ۵ر رعایتی ۳ر

سوء من ربی فی الجمعۃ القوی عہ رعایتی عہ

ترجمان القرآن مصنفہ مولوی سید نواب صدیق حسن خان صاحب مطبوعہ دہلی تقطیع کلاں عمر رعایتی عمر

تحفۃ الہند انگریزی مصنفہ شیخ عبد اللہ صاحب نو مسلم ۱۲ رعایتی عمر

عبد الغفار تاجر کتب محلہ قدر آباد شہر ملتان دائرہ لوہاری

اخباری دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور و معروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد بے اعتدالی نمود و نمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے ہر ہفتہ نہایت آزادی و بیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث کرتا ہے نہایت دلچسپ علمی اور ادبی مضامین اور نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کیا جاتا ہے - ایک کارڈ بھیجکر نمونہ منگا لیجئے

للعہ سالانہ تھا اب

منیجر اخبار

باہتمام پرنٹنگ ورکس امرتسر میں لالہ ... گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شائع کیا